SUN.4.Feb.2024
VOLUME:19 NO: 33
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
hindi.waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 4/فروری 2024
جلد: 19 شمارہ 33
23/رجب المرجب 1445ھ
قیمت: 3=00 روپے
صفحات: 4

ورقِ تازہ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

عمران خان اور بشریٰ بی بی کی شادی کو عدالت نے ’ناجائز‘ قرار دیا، سنائی 7-7 سال قید کی سزا

اسلام آباد:3/فروری (ایجنسیز) پاکستان کے سابق وزیراعظم عمران خان کو آج پھر ایک بری خبر ملی۔ بشریٰ بی بی کے ساتھ ان کی شادی کو پاکستانی عدالت نے ناجائز یعنی غیر اسلامی قرار دے دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی عدالت نے عمران خان کے ساتھ ساتھ بشریٰ بی بی کو 7-7 سال قید کی سزا سنا دی ہے۔ یہ فیصلہ سینئر سول جج قدرت اللہ نے اڈیالہ جیل میں ہوئی سماعت کے بعد سنایا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اڈیالہ جیل میں گزشتہ روز طویل سماعت ہوئی اور رات میں فیصلہ محفوظ رکھ لیا گیا تھا۔ آج عدالت نے فیصلہ سناتے ہوئے عمران خان اور بشریٰ بی بی کے نکاح کو ناجائز ٹھہرا دیا اور دونوں کو 7-7 سال جیل کے علاوہ 5-5 لاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنائی گئی ہے۔ دراصل بشریٰ بی بی کے پہلے شوہر خاور مانیکا نے غیر اسلامی نکاح کا معاملہ درج کرایا تھا۔ خاور نے الزام عائد کیا تھا کہ بشریٰ بی بی نے پہلے شوہر سے طلاق لینے کے بعد دوسری شادی کے درمیان ضروری فاصلہ یعنی ’عدت‘ کو پورا نہیں کیا تھا۔ یعنی عدت کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی عمران اور بشریٰ کی شادی ہوگئی جو کہ اسلامی قانون کی خلاف ورزی ہے۔ اس معاملے میں عمران خان کے وکیل سلمان اکرم راجہ نے سماعت کے دوران کہا تھا کہ عرضی کا مقصد صرف عمران خان اور بشریٰ بی بی کو بے عزت کرنا ہے۔ انھوں نے الزام لگایا کہ عمران اور بشریٰ کی شادی کے خلاف شکایت نومبر 2023 میں نکاح کے تقریباً چھ سال بعد درج کرائی گئی جس سے سازش کا پتہ چلتا ہے۔ حالانکہ خاور مانیکا کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ گواہوں نے نچلی عدالت میں گواہی دی ہے کہ بشریٰ بی بی جب عمران خان کے ساتھ دوسری شادی کر رہی تھیں تب وہ شادی شدہ تھیں، جس کے بعد عدالت نے دونوں کے خلاف مقدمہ طے کیا۔

مہاراشٹر: شندے حکومت نے لڑکیوں کو دیا انتخابی تحفہ، خاص زمرہ کی طالبات کے لیے ایجوکیشن فیس معاف

ممبئی: لوک سبھا انتخاب قریب ہے، اس درمیان ایکناتھ شندے حکومت نے ایک بڑا فیصلہ لیا ہے۔ شندے حکومت نے خاص زمرہ سے تعلق رکھنے والی طالبات کو انتخابی تحفہ پیش کرتے ہوئے ان کی تعلیم سے متعلق فیس اٹھانے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ دراصل حکومت نے مہاراشٹر میں 8 لاکھ یا اس سے کم آمدنی والے کنبوں کی لڑکیوں کی ایجوکیشن فیس معاف کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ان کنبوں کی لڑکیوں کی فیس ادا کرنے کا ذمہ اب مہاراشٹر حکومت اٹھائے گی۔ مہاراشٹر حکومت کو امید ہے کہ اس قدم سے اعلیٰ تعلیم میں لڑکیوں کی شراکت داری بڑھے گی۔ اس سلسلے میں انگریزی روزنامہ ’انڈین ایکسپریس‘ میں ایک رپورٹ شائع ہوئی جس میں بتایا گیا ہے کہ وزیر برائے اعلیٰ و تکنیکی تعلیم چندرکانت پاٹل نے جمعہ کو جوائنٹ بورڈ آف وائس چانسلرس (جے بی وی سی) کی میٹنگ کے دوران اس کا اعلان کیا ہے۔ موجودہ وقت میں اسی زمرہ میں تعلیمی فیس میں 50 فیصد کی چھوٹ دی جاتی ہے، جسے اب 100 فیصد تک بڑھا دیا گیا ہے۔ چندرکانت پاٹل کا کہنا ہے کہ ”یونیورسٹیوں کو یہ یقینی کرنے کی سمت میں کام کرنا چاہیے کہ زیادہ لڑکیاں مختلف شعبوں میں اعلیٰ تعلیمی کورسز میں داخلہ لیں۔“ پاٹل نے وائس چانسلرس کو وقت پر نتیجہ کا اعلان کرنے کی اہمیت پر زور دینے کے ساتھ ساتھ اس کے لیے خصوصی مہم چلانے کی ہدایت بھی دی۔ یہ بھی پڑھیں: بھارت جوڑو نیائے یاترا: بی جے پی نے نوجوانوں، کسانوں اور غریبوں، سب کے اس درمیان مہاراشٹر کے گورنر رمیش بیس نے بھی سبھی وائس چانسلرس سے وقت پر نتائج کا اعلان کرنے کی گزارش کی ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ ”یہ یقینی کرنا اہم ہے کہ ریزلٹ میں تاخیر کے سبب طلبا اپنے تعلیمی سال یا ملازمت کے مواقع سے محروم نہ رہیں۔“ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال بھی گورنر نے ریزلٹ میں تاخیر کو لے کر یونیورسٹیوں کو پھٹکار لگائی تھی۔ انھوں نے کہا تھا کہ ریزلٹ کا اعلان کرنے اور مارک شیٹ جاری کرنے میں تاخیر کے لیے وائس چانسلرس کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔

ہندوستان کا قانون، ہندو گروپ کا ظلم سہنے والے امام کو ہی پولیس نے گرفتار کرلیا

رائے پور: 3/فروری (ایجنسیز) چھتیس گڑھ کے پولیس اسٹیشن کے پاس مشتعل ہجوم نے مسجد کے امام کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا جبکہ پولیس نے مسجد کے امام کو ہی گرفتار کرلیا۔ پولیس اسٹیشن کے قریب ہندوں دہشت گردوں کے ایک ہجوم نے مسجد کے امام صاحب کو مبینہ طور پر مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے الزام میں تشدد کا نشانہ بنایا۔ واضح رہے کہ 24 جنوری کو مسجد کے امام مولانا اصغر علی اپنے گھر سے مقامی گاؤں کے مدرسہ میں تعلیم دینے کیلئے گئے جہاں وہ تقریباً 2 سال سے پڑھا رہے ہیں۔ بچوں کو پڑھانے کے بعد مولانا اصغر علی دوپہر کے کھانے کیلئے گھر واپس آئے۔ مولانا اصغر علی نے بتایا کہ وہ کھانا ابھی شروع ہی کر رہے تھے کہ مشتعل ہجوم اُن کے گھر پہنچ گئے اور اُنہیں اُن کے ساتھ چلنے کیلئے کہا گیا، میں نے جانے سے انکار کیا تو وہ زبردستی مجھے گھسیٹتے ہوئے گاڑی میں بیٹھا کر پولیس اسٹیشن کے قریب لے گئے جہاں اُنہوں نے امام کو شدید زدوکوب کیا گیا۔ مسجد کے امام مولانا اصغر علی کو اُن کے سابقہ مدرسہ کے طالبعلم کے واٹس ایپ اسٹیٹس کے باعث حراست میں لیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ ہندوستان میں اس قسم کے واقعات اب معمول بن چکے ہیں، مسلمانوں پر زمین تنگ کی جارہی ہے، مساجد کو شہید کیا جارہا ہے، عدالتیں بھی انصاف سے کام نہیں لے رہی ہیں، نہتے مسلمانوں پر تشدد کے واقعات میں بے تحاشہ اضافہ دیکھا جارہا ہے۔

مسلم فریق کو بخوشی گیان واپی مسجد ہندوؤں کے حوالے کردینا چاہئے: نریندرنند

پریاگ راج: کاشی سمیرو پیٹھادھیشوار سوامی نریندرا نند سرستی نے کہا کہ وارانسی ضلع جج کے ذریعہ گیان واپی احاطے کے جنوب میں واقع ویاس جی کے تہہ خانے کے اندر مبینہ طور سے وراجمان مورتیوں کی پوجا کرانے کا نظم کرانے کی ہدایت کے بعد اب مسلم فریق کو اسے بخوشی ورغبت ہندوؤں کو سونپ دینا چاہئے سوامی نریندرانند نے ماگھ میلہ واقع تروینی شاہراہ پر واقع شیور میں کہا کہ ماتا شرنگار گوری کی مستقل پوجا کا وارانسی عدالت کا فیصلہ سچ کی جیت ہے۔ عدالت کو مستقل سماعت کرتے ہوئے گیان واپی معاملے کا پوری طرح سے تصفیہ کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم فریق کو بھی چاہئے کہ اب انہیں بذات خود آگے آکر گیان واپسی میں نماز بند کرکے پورا احاطے ہندوؤں کو سونپ دینا چاہئے جس سے سماج میں امن، ہم آہنگی اور ملک میں یکتا اور سالمیت بنی رہے۔

گورنر پنجاب بنواری لال پروہت عہدے سے مستعفی، ذاتی وجوہات کا حوالہ دیا

چنڈی گڑھ: پنجاب کے گورنر بنواری لال پروہت اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں، انہوں نے اپنا صدر کو ارسال کردیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بنواری لال کا کہنا ہے کہ وہ ذاتی وجوہات کی بنا پر استعفیٰ دے رہے ہیں۔ بنواری لال پروہت نے ایک خط میں کہا، ”اپنی ذاتی وجوہات اور کچھ دیگر ذمہ داریوں کی وجہ سے میں پنجاب کے گورنر اور چنڈی گڑھ کے مرکزی علاقے کے ایڈمنسٹریٹر کے عہدے سے استعفیٰ دے رہا ہوں۔“ بنواری لال نے اگست 2021 میں پنجاب کے 36 ویں گورنر کے طور پر حلف اٹھایا تھا۔ تب پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جسٹس روی شنکر جھا نے پنجاب راج بھون میں بنواری لال پروہت کو عہدے کا حلف دلایا تھا۔ بنواری لال پروہت تین بار لوک سبھا کے رکن رہ چکے ہیں اور وسطی ہندوستان کے سب سے پرانے انگریزی روزنامہ دی ہتواد※ کے مینجنگ ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔ انہیں ایک نامور ماہر تعلیم، مشہور سماجی کارکن اور قوم پرست مفکر کے طور پر جانا جاتا ہے۔ انہیں عوامی زندگی میں چار دہائیوں سے زیادہ کا تجربہ ہے۔

پونم پانڈے کی فرضی موت پر حیدرآباد کے ایک بریسٹ سرجن کا تبصرہ

حیدرآباد: 3/فروری (ایجنسیز) نامور بریسٹ سرجن پی رگھورام نے ماڈل-اداکارہ پونم پانڈے کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور انہیں سروائیکل کینسر سے اپنی موت کی خبر جاری کرنے کی حرکت کو سستی شہرت کا حربہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پونم پانڈے کے لئے یہ شرم کی بات ہے کہ انہوں نے ایک نئی اور سستی تشہیر کی جس کے باعث ورلڈ کینسر ڈے کے موقع پر ہندوستان میں خواتین کو متاثر کرنے والے دوسرے سب سے زیادہ عام کینسر کے تعلق سے لوگوں میں شعور بیداری کے بجائے اس کی اہمیت کم ہوگئی۔ حیدرآباد میں KIMS-Ushalakshmi Center for Breast Diseases کے بانی ڈائریکٹر ڈاکٹر رگھورام نے کہا کہ وہ (پونم پانڈے) اپنے نام نہاد سلیبریٹی موقف کا غلط استعمال کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پونم پانڈے کی یہ حرکت اس کے ذلت آمیز اور بیمار دماغ کے بارے میں ہمیں بہت کچھ بتاتی ہے۔ رگھورام نے کہا کہ کسی سنگین بیماری کے بارے میں حساسیت کا فقدان، اس بیماری سے متاثرہ لاکھوں خواتین، ان کی دیکھ بھال کرنے والوں اور ان تمام لوگوں کی توہین ہے جو کینسر کی روک تھام اور اس کا جلد پتہ لگانے کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے میں دن رات محنت کر رہے ہیں۔

گجرات: اشتعال انگیز تقریر کے الزام میں 2 افراد گرفتار مفتی سلمان ازہری کی تلاش جاری

جوناگڑھ:3/فروری (ایجنسیز) گجرات کی جوناگڑھ پولیس نے مولانا کی تقریر کو اشتعال انگیز قرار دیتے ہوئے دو افراد کو گرفتار کرلیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ایک اسلامی مبلغ (مولانا) کی طرف سے مبینہ طور پر دی گئی اشتعال انگیز تقریر کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی تھی جس کے بعد ہفتہ کو گجرات میں جوناگڑھ پولیس نے دو افراد کو گرفتار کرلیا۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ہرشد مہتا نے بتایا کہ پولیس ممبئی کے رہائشی مولانا مفتی سلمان ازہری کا سراغ لگانے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ تقریر 31 جنوری کی رات جوناگڑھ کے ’بی‘ ڈویژن پولیس اسٹیشن

کے قریب کھلے میدان میں منعقدہ ایک تقریب میں کی گئی تھی۔ ویڈیو وائرل ہونے کے بعد، مولانا مفتی سلمان ازہری اور مقامی منتظمین محمد یوسف ملک اور عظیم حبیب اوڈیدرا کے خلاف تعزیرات ہند کی مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا جس میں مختلف مذہبی گروہوں کے درمیان دشمنی کو فروغ دینا اور عوام میں فساد پھیلانے سے متعلق دفعات بھی شامل ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ہم نے محمد یوسف ملک اور عظیم حبیب کو گرفتار کرلیا ہے جبکہ ازہری کو پکڑنے کی کوششیں جاری ہیں۔ گرفتار افراد نے پولیس سے یہ کہتے ہوئے اجتماع کی اجازت لی تھی کہ مولانا ازہری مذہب کے بارے میں بات کریں گے اور نشے سے بچاؤ کے بارے میں بیداری پھیلائیں گے لیکن انہوں نے اشتعال انگیز تقریر کی۔ واضح رہے کہ سوشیل میڈیا پر آئے دن ہندوانتہا پسند قائدین اور رہنماؤں کی جانب سے مسلمانوں کے خلاف مسلسل زہرافشانی کی جاتی ہے۔ وہ اپنی تقاریر میں مسلمانوں کی نسل کشی تک کی دھمکیاں دیتے ہیں مگر پولیس ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتی۔ اگر کہیں سے دباؤ آتا ہے تو صرف ایک مقدمہ درج کرنے کی حد تک کارروائی ہوتی ہے اور گرفتاری سے متعلق استفسار پر کہا جاتا ہے کہ تحقیقات کی جارہی ہیں اور ہم ویڈیو فوٹیج کا جائزہ لے رہے ہیں۔ لیکن جہاں کہیں مسلمانوں کے کسی اجتماع میں کسی مولانا یا مسلم سیاسی قائد کی طرف سے ہندوستان میں مسلمانوں پر ظلم وستم کے بارے میں بات بھی کی جاتی ہے تو ان کے خلاف پولیس فوری کارروائی کرتی نظر آتی ہے۔ عدالتیں بھی اب مسلمانوں کو انصاف فراہم کرنے سے قاصر ہیں۔

ممبئی: پولیس اسٹیشن میں بی جے پی ایم ایل اے کی شیوسینا لیڈر پر فائرنگ، ویڈیو وائرل

ممبئی: ممبئی کے قریب ایک پولیس اسٹیشن میں بی جے پی کے ایک ایم ایل اے نے اتحادی شیوسینا (ایکناتھ شندے گروپ) کے ایک لیڈر پر اس وقت اچانک فائرنگ کردی جبکہ ان کے درمیان کسی بات پر پرسکون بحث جاری تھی۔ پولیس اسٹیشن کی ڈرامائی سی سی ٹی وی فوٹیج میں نہ صرف بی جے پی کے ایک ایم ایل اے کو پارٹی کی اتحادی شیوسینا (ایکناتھ شندے گروپ) کے ایک رہنما پر گولی چلاتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے بلکہ وہ اس پر اور اس کے ساتھیوں پر اپنی بندوق کے بٹ سے حملہ کرتے ہوئے بھی دکھایا گیا ہے۔

’سازش کے تحت قبائلی حقوق کمزور کیے جارہے ہیں‘، مودی حکومت پر راہل گاندھی کا حملہ

رائے پور: 3/فروری (ایجنسیز) راہل گاندھی کی قیادت میں کانگریس کی ’بھارت جوڑو نیائے یاترا‘ اس وقت جھارکھنڈ میں ہے۔ وہ جگہ جگہ رک کر عوام سے ملاقات کرتے ہوئے اور ان کے مسائل کو جاننے کی کوشش کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ اس درمیان انھوں نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعہ مودی حکومت پر قبائلیوں کے حقوق کو کمزور کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ”آج ہندوستان میں سازش کے تحت قبائلیوں کے حقوق کو کمزور کیا جارہا ہے۔ مودی کی شہ پر ان کا ’میڈیا متر‘ کھلے عام قبائلیوں کی بے عزتی کرتا ہے اور ’کارپوریٹ متر‘ ان کے وسائل کو لوٹتے ہیں۔“ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر کیے گئے اپنے پوسٹ میں کہا ہے کہ ”کانگریس نے قبائلیوں کے لیے حقوقِ جنگلات جیسے قوانین بنائے، قبائلی بل لے کر آئے، سرنا دھرم کوڈ نافذ کرنے کی سمت میں قدم بڑھایا۔ لیکن بی جے پی قبائلیوں کے مفادات کی حفاظت کرنے والا کوئی بھی قانون نافذ نہیں ہونے دیتی۔ کیونکہ ان کا ہدف قبائلیوں کی زمینیں اور دیگر وسائل چھین کر اپنے کارپوریٹ متروں کو دینا ہے۔“ وہ مزید لکھتے ہیں ”جھارکھنڈ کی پاکیزہ زمین پر بھگوان برسا منڈا نے انگریزوں سے لڑکر قبائلیوں کے حقوق کی حفاظت کی۔ آج کے انگریز ’موڈانی‘ چاہتے ہیں کہ قبائلیوں کا اپنے ہی جل، جنگل اور زمین پر کوئی حق نہ ہو۔ کانگریس پر عزم ہے کہ قبائلی سماج خوشحال بنے اور ان کی ثقافتی وراثت محفوظ رہے۔“ ’بھارت جوڑو نیائے یاترا‘ کے دوران بھی راہل گاندھی نے قبائلی حقوق سے متعلق آواز بلند کی۔ انھوں نے کہا کہ ”ملک کے سارے ریسورٹ، ایئرپورٹ، انفراسٹرکچر، سڑکیں نریندر مودی جی اپنے متر اڈانی کو دیتے جارہے ہیں۔ کانگریس نے اراضی محصول بل لایا، تاکہ غریب کسان سے زمین لی جائے تو سب سے پہلے پنچایت سے پوچھ کر لی جائے، اس سے اجازت لی جائے اور پھر مارکیٹ ریٹ سے چار گنا زیادہ قیمت کسان کو ملے۔

اڈوانی کو بھارت رتن، مرکزی حکومت پر کویتا کا طنز

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی کے اس بڑے اعلان کے بعد کہ بی جے پی کے سینئر رہنما لال کرشن اڈوانی کو ملک کے اعلیٰ ترین شہری اعزاز بھارت رتن سے نوازا جائے گا، بھارت راشٹرا سمیتی (بی آر ایس) ایم ایل سی کلوا کنٹلا کویتا نے مبارکباد دیتے ہوئے مرکزی حکومت پر در پردہ طنز بھی کیا۔ ہفتہ کو میڈیا سے بات کرتے ہوئے بی آر ایس لیڈر کویتا نے کہا کہ بی جے پی کے تجربہ کار لیڈر ایل کے اڈوانی کو ملک کے اعلیٰ ترین شہری اعزاز سے نوازنے کا اعلان دراصل ایودھیا میں رام مندر کے افتتاح کے بعد پارٹی ایجنڈے کی تکمیل کی نشاندہی کرتا ہے۔ کویتا نے کہا کہ یہ اچھی بات ہے کہ رام مندر آخر کار تعمیر ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اڈوانی جی کو بھی بھارت رتن سے نوازا جارہا ہے۔ دراصل یہ بی جے پی کے ایجنڈے کی تکمیل کی نشاندہی کرتا ہے۔ محترمہ کویتا نے مزید کہا کہ میں لال کرشن اڈوانی کو ملک کے اعلیٰ ترین (شہری) اعزاز کے لیے منتخب ہونے پر دلی مبارکباد دینا چاہوں گی۔ قبل ازیں دن میں وزیراعظم نریندر مودی نے سوشیل میڈیا پر اعلان کیا تھا کہ بی جے پی کے سینئر رہنما ایل کے اڈوانی کو ملک کے سب سے بڑے شہری اعزاز بھارت رتن سے نوازا جائے گا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر پی ایم مودی نے کہا کہ ہندوستان کی ترقی میں سابق مرکزی وزیر کا تعاون یادگار رہے۔

انڈیا اتحاد کی جیت تک آرام سے نہیں بیٹھنا، وزیراعلیٰ تمل ناڈو اسٹالن کا پارٹی کارکنان کو پیغام

چنئی: سرمایہ کاری حاصل کرنے کے لئے اسپین کا دورہ کر رہے وزیراعلیٰ ایم کے اسٹالن نے اپنی پارٹی ’ڈی ایم کے‘ کے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ سخت محنت کریں اور آئندہ لوک سبھا انتخابات میں تمل ناڈو کی تمام 39 سیٹوں اور پڈوچیری میں ایک سیٹ پر انڈین نیشنل ڈیولپمنٹ انکلوسیو الائنس (انڈیا) کی جیت کو یقینی بنائیں۔ ڈی ایم کے کے نظریہ ساز اور تامل ناڈو کے آنجہانی وزیراعلیٰ سی این انادورائی کی برسی کے موقع پر ہفتہ کو کارکنوں کے نام ایک خط میں اسٹالن، جو ڈی ایم کے کے صدر بھی ہیں، نے کارکنوں سے کہا کہ وہ اس وقت تک آرام سے نہ بیٹھیں جب تک

مودی حکومت سے مایوس 21 لاکھ مزدوروں کو حکومت دے گی 100 دنوں کی اجرت، ممتا بنرجی کا اعلان

مغربی بنگال کی وزیراعلیٰ ممتا بنرجی کولکاتا میں مرکز کی مودی حکومت کے خلاف محاذ کھولے ہوئی ہیں۔ انھوں نے مرکز کے ذریعہ ریاستی حکومت کو بقایہ پیسے نہیں دیے جانے کے خلاف 2 فروری کو جو دھرنا و مظاہرہ شروع کیا، وہ آج بھی جاری ہے۔ وہ منریگا مزدوروں کی بقایہ اجرت اور دیگر بقایہ فنڈز کا مطالبہ لگاتار مرکزی حکومت سے کر رہی ہیں، لیکن اس پر کوئی خاص پیش رفت نہیں ہو رہی ہے۔ اس درمیان آج دھرنا والی جگہ پر ممتا بنرجی نے ایک بڑا اعلان کیا، جو لوک سبھا انتخاب کے پیش نظر انتہائی اہم تصور کیا جارہا ہے۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

محمد سلیم احمد
50 Years
GOLDEN JUBILEE
Since 1974
7766 0076 15
محمد وسیم

الحمدللہ! اللہ کی مدد اور آپ کے سپورٹ سے نو بھارت میٹل سینٹر کو 50 سال مکمل ہوئے۔ اسی طرح عمدہ، بہترین، فینسی، گیارنٹیڈ کوالٹی وہ بھی آفر، اسپیشل ڈسکاؤنٹ اور واجبی دام کے ساتھ برتن آپ کی خدمت میں موجود ہیں۔ جزاك الله
نو بھارت میٹل سینٹر
ہول سیل اینڈ ریٹیل
شکتی نگر، بھنگار لائن، شاپ نمبر 25 کے سامنے، ناندیڑ

BIG SALE
UP TO 40% OFF
Panchsheel
Woollen | Uniform | Fashion
Shrinagar, Nanded-431602

مشکلات کے باوجود ہر بار اقتدار کا راستہ ڈھونڈ لینے والے

نواز شریف چوتھی مرتبہ پاکستان کے وزیرِ اعظم بنیں گے؟

ماضی میں پاکستان کے تین مرتبہ وزیرِ اعظم رہنے والے نواز شریف گذشتہ برس ہی لندن سے خودساختہ جلاوطنی کاٹ کر اپنے ملک لوٹے ہیں لیکن اب وہ واضح طور پر آٹھ فروری کے انتخابات جیتنے والی شخصیت کے طور پر دیکھے جا رہے ہیں۔ حالیہ دور میں پچھلی تین دہائیوں سے پاکستانی سیاست پر راج کرنے والے نواز شریف کے دوبارہ اقتدار کے اتنے قریب پہنچ جانے کا تصور شاید کچھ ہی لوگوں نے کیا ہوگا۔ ان کی وزارتِ اعظمیٰ کا آخری دور کرپشن کیس میں سزا پر ختم ہوا تھا اور اس سے قبل انھیں 1999 میں فوجی بغاوت کے نتیجے میں وزیرِ اعظم کے منصب سے ہٹایا گیا تھا۔ لیکن پاکستانی فوج کے مخالف کے طور پر سمجھے جانے والے نواز شریف ایک بار پھر ڈرامائی طریقے سے ملک کی پارلیمانی سیاست میں کامیاب واپسی کے قریب کھڑے نظر آتے ہیں۔ تھنک ٹینک وِلسن سینٹر کے جنوبی ایشیا وِنگ کے ڈائریکٹر مائیکل کوگلمین کہتے ہیں کہ 'نواز شریف ملک کے اگلے وزیرِ اعظم بننے کے لیے مرکزی امیدوار ہیں۔ اس لیے نہیں کہ وہ بہت مقبول ہیں بلکہ اس لیے کیونکہ انھوں نے اپنے پتے صحیح کھیلے ہیں۔' نواز شریف کے حریف اور ماضیِ قریب میں فوج کی حمایت رکھنے والے سابق وزیرِ اعظم عمران خان اب جیل میں ہیں اور ان کی جماعت پاکستان تحریکِ انصاف کو ملک بھر میں مختلف پابندیوں اور رکاوٹوں کا سامنا ہے۔

نواز شریف کی سیاسی تاریخ

آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اقتدار سے متعدد بار نکالے جانے کے باوجود نواز شریف دوبارہ ملک کے طاقتور ترین عہدے کی طرف جانے والے راستے ڈھونڈنے میں مہارت رکھتے ہیں اور وہ ایسا ماضی میں بھی کرتے رہے ہیں۔ انھیں 1999 میں دوسری مرتبہ سابق آرمی چیف جنرل ریٹائرڈ پرویز مشرف کی فوجی بغاوت کے نتیجے میں وزیرِ اعظم ہاؤس سے نکالا گیا تھا۔ لیکن وہ 2013 میں تیسری مرتبہ پھر انتخابات میں کامیابی حاصل کر کے وزیرِ اعظم بن گئے۔ وہ پاکستان کی سیاست میں ایک تاریخی لمحہ اس لیے تھا کیونکہ ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ ایک منتخب حکومت سے دوسری منتخب حکومت کو جمہوری طریقے سے اقتدار کی منتقلی ہوئی ہو۔ لیکن نواز شریف کا تیسرا دورِ اقتدار دشواریوں سے بھرا رہا۔ ان کی حکومت کی ابتدا اسلام آباد میں تقریباً چھ مہینے جاری رہنے والے دھرنے سے ہوئی اور اس کا اختتام عدالت میں کرپشن کیس پر ہوا۔ اسی مقدمے کی بنیاد پر نواز شریف کو جولائی 2017 میں نااہل قرار دیا گیا۔ اس کے بعد نواز شریف نے پاکستان کے وزیرِ اعظم کی حیثیت سے استعفیٰ دے دیا۔ جولائی 2018 میں پاکستان کی ایک عدالت نے انھیں کرپشن کیس میں قصوروار قرار دیا اور انھیں 10 سال قید کی سزا سنا دی گئی۔ لیکن دو مہینے بعد ایک اپیل کے نتیجے میں عدالت نے مقدمے کا فیصلہ ہونے تک ان کی سزا معطل کر دی۔ دسمبر 2018 میں انھیں کرپشن کے ایک اور مقدمے میں سات سال کی سزا ہوئی۔ اس کے بعد نواز شریف علاج کے لیے برطانیہ جانے کے لیے ضمانت کے لیے جدوجہد کرتے ہوئے نظر آئے۔ بالآخر 2019 میں انھیں ضمانت مل گئی جس کے بعد انھیں لندن جانے کی اجازت دی گئی۔ نواز شریف لندن میں آرائشوں سے آراستہ فلیٹ میں اکتوبر میں اپنی پاکستان واپسی تک مقیم رہے۔ اپنی غیر موجودگی میں بھی نواز شریف پچھلے 35 سالوں میں پاکستانی سیاست میں ایک بھاری بھرکم اور مرکزی شخصیت رہے ہیں۔

نواز شریف کی سیاست کا ابتدائی دور

نواز شریف 1949 میں ایک کاروباری خاندان میں پیدا ہوئے اور انھوں نے اپنی سیاست کی شروعات ایک شہری حلقے سے کی۔ وہ پہلی مرتبہ قومی منظرنامے پر سابق فوجی آمر ضیاالحق کے دورِ حکومت میں آئے جب انھیں 1985 سے 1990 تک پہلے پنجاب کا وزیرِ خزانہ اور بعد میں وزیر اعلیٰ بنایا گیا۔ ملک کی سیاست پر نظر رکھنے والوں کے مطابق نواز شریف کوئی متاثر کن سیاسی شخصیت نہیں لیکن انھوں نے ہمیشہ خود کو ایک ماہر ایڈمنسٹریٹر یا منتظم ثابت کیا ہے۔ نواز شریف 1990 میں پہلی مرتبہ پاکستان کے وزیرِ اعظم بنے لیکن ان کی حکومت 1993 میں برطرف کر دی گئی۔ اس کے بعد اس وقت کی اپوزیشن لیڈر بے نظیر بھٹو وزیرِ اعظم بنیں۔ نواز شریف سٹیل کے کارخانوں کی مالک کمپنی اتفاق گروپ کے مالک اور پاکستان کی امیر ترین کاروباری شخصیات میں سے ایک ہیں۔ نواز شریف کو پاکستان پر 1977 سے 1988 تک حکمرانی کرنے والے فوجی آمر ضیاالحق کا جانشین بھی کہا جاتا رہا ہے۔ لیکن پاکستان سے باہر وہ 1998 میں ملک کو جوہری طاقت بنانے والے سیاست دان کے طور پر مشہور ہیں۔

فوجی بغاوت

نواز شریف 1997 میں دوسری مرتبہ انتخابات میں اکثریت حاصل کر کے پاکستان کے وزیرِ اعظم بنے اور ایسا لگا کہ ملک کے تمام اداروں پر ان کی گرفت مضبوط ہو رہی ہے لیکن ان اداروں میں فوج شامل نہیں تھی۔ دوسرے دورِ حکومت میں پارلیمنٹ میں اپوزیشن کے ہاتھوں تنگ نواز شریف نے ایک ایسی آئینی ترمیم منظور کروانی کی کوشش بھی کی جس کے نتیجے میں ملک میں شرعی قانون نافذ ہو جاتا۔ نواز شریف نے ملک میں طاقت کے مرکزوں کو بھی چیلنج کرنے کی کوشش کی اور ان کے حامیوں نے سپریم کورٹ پر بھی دھاوا بولا۔ اسی دوران نواز شریف فوج سے بھی پنجہ آزمائی کرتے ہوئے نظر آئے۔ لیکن 1999 میں سابق فوجی آمر پرویز مشرف کے ہاتھوں نواز شریف اقتدار سے محروم ہوئے اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ پاکستان میں فوج کی طاقت کم کرنے کی کوشش خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ فوجی بغاوت کے نتیجے میں نواز شریف گرفتار ہوئے اور انھیں طیارہ ہائی جیکنگ اور دہشتگردی کے مقدمے میں عمر قید کی سزا سنا دی گئی۔ انھیں کرپشن کے مقدمے میں بھی سزا ہوئی اور انھیں تاحیات نااہل بھی قرار دیا گیا۔ لیکن سعودی عرب کی جانب سے کی گئی ایک مبینہ ڈیل کے نتیجے میں نواز شریف اور ان کا خاندان محفوظ رہے۔ وہ اور ان کے خاندان کے 40 اراکین سعودی عرب چلے گئے جہاں انھیں 10 برس کے لیے رہنا تھا۔ اس وقت اسلام آباد میں بی بی سی کے نمائندے اُون بینیٹ جونس بتاتے ہیں کہ جب نواز شریف کو اقتدار سے نکالا گیا تو پاکستانیوں کی ایک تعداد نے سُکھ کا سانس لیا۔ یہ لوگ انھیں کرپٹ، نااہل اور طاقت کا بھوکا سمجھتے تھے۔

کرپشن کے الزامات

نواز شریف کی پاکستان کی سیاست سے بے دخلی ان کی 2007 میں فوج کے ساتھ ڈیل کے بعد ملک واپسی کی صورت میں ختم ہوئی۔ پاکستان واپسی کے بعد انھوں نے برداشت سے اپوزیشن میں اپنا وقت گزارا۔ ان کی جماعت ن لیگ 2008 کے انتخابات میں پارلیمنٹ میں تقریباً 25 فیصد نشستیں جیتنے میں کامیاب ہوئی۔ ملک میں 2013 کے انتخابات سے قبل یہ پیش گوئی کی گئی تھی کہ ملک کے اگلے وزیرِ اعظم نواز شریف ہی ہوں گے لیکن اس جیت کے پیمانے نے سب کو حیران کر دیا۔ ان کو اب پنجاب میں سابق کرکٹر عمران خان کی جماعت کی طرف سے چیلنج کا سامنا تھا اور یہی عمران خان 2018 میں پاکستان کے وزیرِ اعظم بنے۔ نواز شریف جب 2013 میں ملک کے وزیرِ اعظم بنے تو عمران خان کی جماعت نے تقریباً چھ مہینوں تک اسلام آباد کا محاصرہ کیے رکھا۔ پاکستان تحریکِ انصاف نے ن لیگ پر الیکشن میں دھاندلی کا الزام لگایا تھا۔ عوامی طور پر لگائے گئے الزامات کے مطابق اسلام آباد کا محاصرہ پاکستان کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی کے اندر موجود کچھ عناصر کے ایما پر کیا گیا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ فوجی اسٹیبلشمنٹ نواز شریف پر دباؤ بڑھا کر انھیں انڈیا سے تعلقات بہتر کرنے سے روکنا چاہتی تھی۔ نواز شریف نے اپنے تیسرے دورِ اقتدار میں وعدہ کیا تھا کہ وہ پاکستان کو 'ایشین ٹائیگر' بنا دیں گے، ملک کو نیا انفراسٹرکچر دیں گے اور کرپشن کو برداشت نہیں کریں گے۔' لیکن پاکستان کو درپیش مشکلات بڑھتی رہیں اور چین اور پاکستان اقتصادی راہداری کے علاوہ کوئی بھی پروجیکٹ کامیاب ہوتا دکھائی نہیں دیا۔ 2016 میں پانامہ پیپرز لیک کے نتیجے میں نواز شریف پر کرپشن کے الزامات عائد ہوئے اور انھیں سپریم کورٹ کی جانب سے تحقیقات کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ الزامات نواز شریف کے خاندان کی ملکیت میں موجود لندن میں فلیٹس کے حوالے سے تھے۔ سوالات اٹھائے گئے کہ ان اپارٹمنٹس کو خریدنے کے لیے پیسے کہاں سے آئے؟ نواز شریف نے تمام الزامات کو مسترد کیا اور دعویٰ کیا کہ انھیں سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ تاہم چھ جولائی 2018 میں انھیں ان کی غیر موجودگی میں کرپشن کے مقدمے میں 10 سال قید کی سزا سنائی گئی۔ جب انھیں سزا سنائی گئی تو وہ لندن میں اپنی بیمار اہلیہ کے پاس موجود تھے۔ نواز شریف کے ساتھ ان کی صاحبزادی مریم نواز اور داماد کیپٹن ریٹائرڈ صفدر کو بھی سزا سنائی گئی تھی۔

قسمت کی دیوی مہربان

نواز شریف نے سزائیں سنائے جانے کے بعد لندن میں رہنے کا فیصلہ کیا کیونکہ پاکستان میں ان کے حریف عمران خان حکومت کر رہے تھے۔ لیکن عمران خان کا دورِ حکومت بھی طلاطم خیز رہا اور فوج کے ساتھ ان کے تعلقات خراب ہوتے گئے۔ سنہ 2022 میں عمران خان کو پارلیمنٹ میں عدم اعتماد کے ووٹ کے ذریعے وزیرِ اعظم کی کرسی سے ہٹا دیا گیا اور پھر نواز شریف کی پارٹی ن لیگ کے لیے اقتدار کی راہ ہموار ہوئی جس کی قیادت ان کے چھوٹے بھائی شہباز شریف کر رہے تھے۔ عمران خان کے زوال کے بعد سے ہی قسمت کی دیوی ن لیگ پر مہربان نظر آئی اور نواز شریف کی جانب سے بھی سیاسی سرگرمیوں کی رفتار بڑھا دی گئی۔ وہ سنہ 2023 میں پاکستان واپس آئے اور اسے ایک تاریخی واپسی سے تعبیر کیا گیا۔ اس کے بعد کے ایام میں وہ اپنے خلاف جاری تمام قانونی مقدمات کو ختم کروانے میں کامیاب رہے۔ ایسا نہیں ہے کہ اگلے انتخابات میں ان کی جیت یقینی ہے کیونکہ نواز شریف اور ان کی پارٹی کے خلاف ملک میں بہت ناراضی بھی پائی جاتی ہے کیونکہ انھیں پاکستان کی معاشی بدحالی کے لیے ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے۔ نواز شریف اپنے آپ پر لگنے والے بدعنوانی کے الزامات کی وجہ سے بھی بہت زیادہ داغدار ہیں۔ چیتھم ہاؤس کے ایشیا پیسیفک پروگرام کی ایسوسی ایٹ فیلو ڈاکٹر فرزانہ شیخ نے کہا کہ 'نواز شریف انتخابات جیتنے جا رہے ہیں لیکن کوئی بھی پارٹی واقعتاً مکمل اکثریت لیتی ہوئی نظر نہیں آ رہی۔' انھوں نے مزید کہا کہ 'ہر چیز نواز شریف کے وزیرِ اعظم بننے، یا سب سے بڑی پارٹی کے سربراہ کے طور پر سامنے آنے کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔' لیکن ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ ان کے پاس کس قسم کی اکثریت ہوگی جس کے ساتھ وہ کام کریں گے۔

کیا نواز شریف چوتھی مرتبہ بھی وزیر اعظم بنیں گے؟

پاکستان اس وقت ایک مشکل دور سے گزر رہا ہے اور نواز شریف اپنے آپ کو ایک ایسے تجربہ کار امیدوار کے طور پر پیش کر رہے ہیں جس کے پاس تین بار وزیرِ اعظم کے عہدے پر فائز رہنے کا تجربہ ہے۔ وہ پاکستان کی معیشت کو استحکام دینے اور اس کی 'کشتی کی سمت درست' کرنے کا وعدہ کر رہے ہیں۔ مائیکل کوگلمین کہتے ہیں کہ 'نواز شریف کے حامیوں کو امید ہے کہ ان کا ملک کو استحکام دینے، تجربے اور خود انحصاری کا بیانیہ انھیں ووٹ دلوائے گا اور فوج کو بھی ان کی اور ان کی پارٹی کی طرف سے اطمینان بخشے گا۔' نواز شریف کو آگے بہت سے چیلنجز کا سامنا ہوگا اور اس میں معاشی بحران سرفہرست ہے جس کا الزام ان ہی کی جماعت پر لگایا جاتا ہے۔ یہ بھی خدشات پائے جا رہے ہیں کہ ان کے مرکزی حریف کی جیل میں موجودگی کے سبب شاید ملک میں انتخابات شفاف نہیں ہوں گے۔ ڈاکٹر فرزانہ شیخ کہتی ہیں کہ 'نواز شریف مشکل میں نظر آ رہے ہیں کیونکہ ان کے بھائی کی قیادت میں ان کی جماعت گذشتہ حکومت میں سینیئر پارٹنر تھی جس کو بہت سی ایسی معاشی پالیسیاں نافذ کرنا پڑھیں جس کا اثر ملک کے عوام پر اچھا نہیں پڑا۔' انھوں نے مزید کہا کہ 'نواز شریف اور ان کی جماعت کو معاشی مشکلات پیدا کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے۔' نواز شریف کو درپیش چیلنجز میں ایک چیلنج پاکستانی فوج بھی ہے جس کا ملکی سیاست میں ایک اہم کردار سمجھا جاتا ہے۔ جب نواز شرف جلاوطنی کاٹ رہے تھے تو وہ متعدد موقعوں پر فوج کے خلاف بولتے ہوئے نظر آتے تھے۔ خاص طور پر انھوں نے آئی ایس آئی اور پاکستانی فوج کے سابق سربراہان پر ملک میں سیاسی عدم استحکام پیدا کرنے کے الزامات لگائے۔ ان دونوں کی جانب سے ان الزامات کی تردید کی گئی تھی۔ نواز شریف ملک کی عدلیہ پر بھی سخت تنقید کیا کرتے تھے اور الزامات عائد کیا کرتے تھے کہ انھیں 'بوگس مقدمات' کا نشانہ بنایا گیا۔ انھوں نے کہا تھا ان ہی فیصلوں کے سبب جمہوریت کو نقصان پہنچا جس کے سبب پاکستان کے وزرائے اعظم اپنے عہدے پر آئینی مدت مکمل نہیں کر پاتے۔ پاکستان کی فوج نے کبھی کچھ ایسا نہیں کہا کہ وہ نواز شریف یا عمران خان یا کسی اور سیاسی رہنما کو ترجیح دیتی ہے۔ پاکستان کی فوج نے یہ موقف اپنایا ہے کہ وہ ملکی سیاست میں مداخلت نہیں کرتی۔ لیکن تجزیہ کاروں کے مطابق ایسا لگتا ہے کہ انھوں نے اپنی واپسی کو آسان بنانے کے لیے فوج کے ساتھ معاہدہ کیا ہے۔ مائیکل کوگل مین کہتے ہیں کہ 'حقیقت یہ ہے کہ انھیں وطن واپسی کے بعد بہت زیادہ قانونی ریلیف ملا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ ایک طاقتور فوج جو عدلیہ پر مبینہ طور پر بہت زیادہ اثر و رسوخ رکھتی ہے کے قریب ہو گئے ہیں۔ مائیکل کوگل مین نواز شریف کی کامیابی کی 'ستم ظریفی' کے حوالے سے کہتے ہیں کہ اگرچہ اس وقت وہ اونچی اڑان میں ہیں لیکن وہ فوج کے ساتھ مسلسل جھگڑتے رہے ہیں۔ '[لیکن] پاکستان میں اگر آپ ایک سیاسی رہنما ہیں اور آپ کے پیچھے فوج ہے، تو آپ کی انتخابی کامیابی کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔'

حاجی ملنگ: 700 برس قبل 'عرب سے انڈیا آنے والے' مبلغ کی درگاہ کا تنازع جن کے عقیدت مندوں میں ہندو بھی شامل ہیں

حاجی ملنگ کی درگاہ انڈیا کے شہر ممبئی کے مضافات میں واقع ایک پہاڑی پر ہے۔ مقامی روایت کے مطابق حاجی ملنگ ایک عرب مبلغ تھے جو تقریباً 700 برس قبل انڈیا آئے تھے۔ انڈیا میں موجود بہت سے دوسرے صوفیا کے مزارات کی طرح، حاجی ملنگ کی درگاہ کو بھی مذہبی ہم آہنگی اور رواداری کی علامت کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ مگر اُن کی درگاہ تک پہنچنا آسان نہیں۔ عقیدت مندوں کو اس درگاہ تک جانے والے پہاڑوں اور چٹانوں کو کاٹ کر بنائی گئی تقریباً 1500 سیڑھیاں چڑھنی پڑتی ہیں۔ اس مشکل اور تھکا دینے والے راستے کے باوجود روزانہ سینکڑوں عقیدت مند یہاں پہنچتے ہیں۔ یہاں آنے والے عقیدت مندوں کا ماننا ہے کہ اگر یہاں 'صدقِ دل' سے دعا مانگی جائے تو ہر خواہش پوری ہوتی ہے۔ لیکن حال ہی میں یہ صوفی مزار اس وقت خبروں کی زینت بنا جب ایک ہندو سیاسی رہنما نے اعلان کیا کہ یہ مزار درحقیقت ایک مندر ہے جسے وہ ہندوؤں کے لیے 'آزاد' کروانا چاہتے ہیں۔ بی بی سی کی نامہ نگار شیریلین مولان نے حال ہی میں اس درگاہ کا دورہ تا کہ یہ جان سکیں کہ یہ تنازع کیا ہے۔ جب مولان وہاں پہنچیں تو اس وقت بھی ہندو اور مسلمان عقیدت مند مزار پر پھول اور چادر چڑھا رہے تھے۔ مزار کی انتظامیہ بھی مذہبی ہم آہنگی اور رواداری کی مثال ہے کیونکہ جہاں اس مزار کے دو معتمد مسلمان ہیں، وہیں اس مزار کے متولی کا تعلق ایک ہندو برہمن خاندان سے ہے۔ رواں ماہ کے آغاز میں مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے ایک سیاسی ریلی میں خطاب کرتے ہوئے اس درگاہ سے متعلقہ دہائیوں پرانے تنازع کو پھر زندہ کر دیا ہے۔ اُنھوں نے دعویٰ کیا کہ یہ درگاہ دراصل ہندوؤں کا ایک مندر تھا جسے 'آزاد' کروایا جائے گا۔ جب بی بی سی نے ان کا مؤقف جاننے کے لیے ان سے رابطہ کیا تو انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کا یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب انڈیا میں کئی مساجد اور مسلمان حکمرانوں کے ادوار میں بنائی گئی تاریخی یادگاریں اس نوعیت کے دعوؤں کے باعث تنازعات کا شکار ہیں کہ ان مساجد اور یادگاروں کو صدیوں قبل ہندو مندروں کو گرا کر تعمیر کیا گیا تھا۔ ایسا پہلی بار نہیں کہ حاجی ملنگ کے درگاہ کو 'آزاد' کروانے کی بات کی جا رہی ہے۔ 1980 کی دہائی میں سیاسی رہنما آنند دیگھے نے بھی حاجی ملنگ درگاہ کو ہندوؤں کے لیے دوبارہ حاصل کرنے کی مہم چلائی تھی۔ سنہ 1996 میں آنند دیگھے نے مبینہ طور پر درگاہ کے اندر شیو سینا کے 20,000 کارکنوں کے ساتھ پوجا کا انعقاد بھی کیا تھا۔ تب سے ہندو انتہا پسند (جو اس مزار کو ملنگ گڑھ کہہ کر پکارتے ہیں) پورے چاند کے دنوں میں مزار پر پوجا پاٹ کا اہتمام کرتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کا کبھی کبھار مسلمان عقیدت مندوں اور مقامی لوگوں سے لڑائی جھگڑا بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن سیاسی مبصرین کہتے ہیں کہ شندے کے مؤقف کا تعلق عقیدے سے کم جبکہ دکھاوے سے زیادہ ہے۔ اس کے لیے وہ دیگھے کی مہم کی مثال پیش کرتے ہیں جس کی وجہ سے ریاست مہاراشٹر کے ہندو ووٹروں میں ان کی مقبولیت میں اضافہ ہوا تھا۔ پرشانت ڈکشٹ ایک سابق صحافی ہیں۔ وہ کہتے ہیں 'شندے اب خود کو مہاراشٹر کے 'ہندو نجات دہندہ' کے طور پر ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔' مہاراشٹر، جو کہ انڈیا کی سب سے امیر ریاست ہے، میں رواں سال کے آخر میں ریاستی اسمبلی کے انتخابات منعقد ہونا ہیں۔ ڈکشٹ کا کہنا ہے کہ مہاراشٹر کے سیاسی منظر نامے کے پیش نظر، شندے کے لیے ہندو اکثریت کی حمایت حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ مہاراشٹر میں انتخابات عام طور پر قوم پرستوں، جن میں ہندو قوم پرست شیوسینا اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی)، اور سینٹرسٹ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) اور کانگریس کے درمیان چار طرفہ مقابلہ ہوتا ہے۔ لیکن شندے کو اس بار ایک اور مشکل کا سامنا ہے اور وہ یہ کہ سنہ 2022 میں وہ اور اُن کے چند بڑے حامی شیوسینا سے منحرف ہو گئے تھے۔ ان کی اس بغاوت کی وجہ سے شیوسینا، کانگریس اور این سی پی کی سہ فریقی حکومت گر گئی تھی اور انھوں نے نئی حکومت بنانے کے لیے بی جے پی کے ساتھ ایک اتحاد قائم کر لیا تھا۔ ڈکشٹ کہتے ہیں کہ سیاست دان تو پارٹیاں بدل لیتے ہیں، لیکن بنیادی ووٹروں کی وفاداریاں بدلنا مشکل کام ہے۔ 'شندے امید کر رہے ہیں کہ درگاہ کا مسئلہ اٹھا کر وہ سابق شیوسینا کے ووٹروں کے جذبات کو اپنی جانب راغب کر پائیں گے اور ہندو ووٹ بینک کو مضبوط کر سکیں گے۔' بی بی سی نے جن ہندو عقیدت مندوں سے بات کی انھوں نے شندے کے درگاہ کے حوالے سے دعوؤں اور تبصروں پر ملے جلے ردعمل کا اظہار کیا۔ کشال مسل کو لگتا ہے کہ شندے ان کے ذہن میں طویل عرصے سے چلی آ رہی بات کو زبان فراہم کر رہے ہیں، یعنی اس عقیدے کو کہ مزار دراصل ایک ہندو سنت کا تھا جس پر بعد میں مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔ راجندر گائیکواڈ کے بھی کچھ ایسے ہی خیالات ہیں۔ مگر وہ اس جاری بحث کی وجہ سے بے چینی محسوس کر رہے ہیں۔ 'بھارت میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ بہت برا ہے۔' اُن ماننا ہے کہ 'تمام دیوتا ایک ہی ہیں۔' ابھیجیت ناگارے اس درگاہ کے ایک ہندو عقیدت مند ہیں اور ہر مہینے اس مزار پر حاضری دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انھیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ درگاہ کس مذہب کی ہے، ان کے مطابق وہ یہاں اس لیے آنا پسند کرتے ہیں کیونکہ یہاں ان کو سکون محسوس ہوتا ہے۔ ناصر خان مزار کے معتمدوں میں سے ایک ہیں۔ انھوں نے بی بی سی کو بتایا کہ اس تنازع کی وجہ سے مزار پر آنے والے عقیدت مندوں کی تعداد میں کمی آئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ 'لوگ یہاں اپنے اہل خانہ کے ساتھ آتے ہیں اور شر پسندوں سے پریشان نہیں ہونا چاہتے ہیں۔' اس تنازع سے مقامی افراد کے کاروبار بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ 3,000 فٹ (914 میٹر) بلند اس پہاڑ پر صرف یہ مزار ہی موجود نہیں۔ یہاں درجنوں مکانات، دکانیں اور ریستوران بھی ہیں۔ ناصر کہتے ہیں کہ یہاں تقریباً 4000 لوگ رہتے ہیں جن میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل ہیں۔ روزی کمانے کے لیے مقامی لوگوں کا انحصار اس مزار سے متعلقہ مذہبی سیاحت پر ہے لیکن اب صورتحال کے باعث یہاں گزارا بہت مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ مقامی لوگوں نے بی بی سی کو بتایا کہ اُن کو پینے کے پانی جیسی بنیادی چیز کے لیے بھی جدوجہد کرنی پڑتی ہے اور گرمی کے مہینوں میں ان مشکلات اور بھی بڑھ جاتی ہیں۔ مقامی ویلج کونسل کے رکن ایوب شیخ کہتے ہیں کہ ہر خاندان کو سرکار کی جانب سے روزانہ صرف 10 لیٹر پانی دیا جاتا ہے۔ اس پہاڑی علاقے میں کوئی باقاعدہ ہسپتال، سکول اور ایمبولینس سروس بھی موجود نہیں ہے۔ 22 سالہ شیخ رکشہ ڈرائیور ہیں۔ انھوں نے اپنا صرف پہلا نام استعمال کرنے کی درخواست کرتے ہوئے بتایا کہ 'کوئی پڑھا لکھا شخص یہاں رہنا نہیں چاہے گا۔ ان کے لیے یہاں کچھ نہیں ہے۔' 'تمام سیاست دان ووٹ حاصل کرنے کے لیے کھیل کھیلنا چاہتے ہیں۔ کسی کو بھی اس بات کی پروا نہیں کہ عوام کیا چاہتے ہیں۔' اس سوچ میں شیخ اکیلے نہیں بلکہ بہت سے مقامی لوگ ایسا ہی محسوس کرتے ہیں۔ شیخ کہتے ہیں کہ 'صدیوں سے ہندو اور مسلمان اس پہاڑی پر ہم آہنگی کے ساتھ رہ رہے ہیں۔' 'ہم ایک ساتھ تہوار مناتے ہیں اور ضرورت کے وقت ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں۔ کوئی اور ہمارے ساتھ کھڑا نہیں ہوتا ہے تو اب ہم آپس میں کیوں لڑیں گے؟'

ہندوستان کے فرقہ وارانہ موزیک میں غلام جیلانی کی کہانی

ایودھیا میں رام مندر کے تاریخی افتتاح کی تیاریوں کے درمیان، دستکاری اور اتحاد کی ایک متاثر کن کہانی ہزاری باغ، جھارکھنڈ کے دل سے نکلتی ہے۔ اس تقریب کے ارد گرد جوش و خروش اور توقعات کے درمیان، غلام جیلانی کے مستعد ہاتھ، تیسری نسل کے درزی نے ایک شاندار 40 فٹ لمبا اور 42 فٹ چوڑا جھنڈا سلائی کیا ہے جو جلد ہی مندر کی بلندیوں کی زینت بنے گا۔ یہ پرچم عقیدت و احترام کی علامت ہے، ایک طرف بھگوان ہنومان کی تصویریں ہیں اور دوسری طرف بھگوان ہنومان کے کندھوں پر بھگوان رام اور لکشمن ہیں۔ جیلانی کی فنکاری اور لگن کا ایک ثبوت، جو مذہبی مہاویری جھنڈے بنانے میں مہارت رکھتے ہیں۔ ''مجھے فخر ہے کہ میرا سلایا ہوا جھنڈا تاریخی رام مندر کی زینت بنے گا، جس کا خواب 100 کروڑ سے زیادہ لوگ دیکھ رہے ہیں۔ اگر مجھے موقع ملا تو میں افتتاحی تقریب میں شرکت کے لیے ایودھیا ضرور جاؤں گا''۔ جیلانی نے اپنے تعاون پر خوشی اور اعزاز کے جذبات کا اظہار کیا۔ یہ ہندوستان کی ثقافت اور روایت کی بھرپور ٹیپسٹری میں ایک پُرجوش لمحہ ہے جب دستکاری مذہبی حدود کو عبور کرتی ہے۔ جیلانی، جنہوں نے سلائی کا فن اپنے والد عبدالشکور سے سیکھا، دستکاری کی وراثت کو نسل در نسل آگے بڑھا رہے ہیں۔ ان کی مہارت اور وقف اتحاد اور تعاون کے جوہر کی علامت ہے جو ہندوستان کی ہم آہنگی کی ثقافت کو بنیاد بناتی ہے۔ مزید برآں، ویروستر الیا، جہاں جیلانی کام کرتے ہیں، تکثیریت کے ثبوت کے طور پر قائم ہے۔ 1977 میں قائم کیا گیا، یہ مذہبی مواقع کے لیے سالانہ 2 لاکھ سے زیادہ جھنڈے بناتا ہے، یہاں تک کہ رام نومی اور شیو راتری جیسے تہواروں کے دوران بین الاقوامی احکامات کو پورا کرتا ہے۔ جیسا کہ قوم 22 جنوری کی تیاری کر رہی ہے، جب وزیر اعظم نریندر مودی مندر میں رام للا کی مورتی کی 'پران پرتشٹھا' کے لیے موجود ہوں گے، جیلانی جیسی کہانیاں ہندوستان کی ہم آہنگی کے جوہر کی مثال دیتی ہیں۔ جیلانی کا کام ہندوستان کے ثقافتی تانے بانے کی جامعیت کی بازگشت کرتا ہے۔ جیلانی جیسی کہانیاں یاد دہانی کے طور پر کام کرتی ہیں کہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی ہندوستان کی شناخت کا لازمی جزو ہے۔ وہ واضح کرتے ہیں کہ ہندوستان کی ہم آہنگی ثقافت محض ایک مثالی نہیں ہے بلکہ ایک متحرک حقیقت ہے، جہاں غلام جیلانی جیسے افراد مذہبی صف بندی پر اتحاد کو فروغ دیتے ہیں۔ ہندوستانی مسلمان ایک مثال کے طور پر کھڑے ہیں، اپنی فنکاری کو مشترکہ قومی نظریہ کے ساتھ ملا رہے ہیں۔ ان کی لگن ایک ایسے بیانیے کی نشاندہی کرتی ہے جہاں اتحاد تقسیم کو پیچھے چھوڑتا ہے، اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ ہندوستان کے تکثیری کو گلے سے لگانا ہے، فرقہ وارانہ ہم آہنگی ایک متحد، ترقی پسند قوم کی بنیاد ہے۔

-انشا وارثی- جرنلزم اور فرانکوفون اسٹڈیز
جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

نتیش بابو! شرم تم کو مگر نہیں آتی

ظفر آغا

اقتدار سے ہمیشہ چپکے رہنے کا گر موجودہ دور کے سیاستداں کی ایک اہم خوبی سمجھی جانے لگی ہے۔ بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار اس سیاسی پینترے کے استاد بن چکے ہیں۔ پچھلی دو دہائیوں میں نتیش کمار کو اس وجہ سے کوئی بھی اقتدار سے باہر نہیں کر سکا۔ جب ان کو کبھی اپنے دیرینہ سیاسی دوست لالو پرساد یادو کی پیٹھ میں چھرا گھونپ کر بہار کا وزیر اعلیٰ بنا پڑا ہو وہ اس فن سے باز نہیں آئے۔ اسی طرح جب ان کو یہ محسوس ہوا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیے اب وہ بوجھ بن چکے ہیں تو انھوں نے پھر کرسی بچانے کے لیے لالو پرساد یادو کا ہاتھ پکڑنے سے گریز نہیں کیا۔ تب ہی تو خواہ بہار کا وزیر اعلیٰ یا پھر مرکزی حکومت میں کوئی اہم وزارت حاصل کرنے کی ضرورت پڑی تو انھوں نے اس فن کا استعمال کیا۔ وہ اس فن کے ایسے استاد بن چکے ہیں کہ ان کے دوست و دشمن دونوں ہی اب یہ سمجھ چکے ہیں کہ اگر بہار میں اقتدار کے مزے لینے ہیں تو انھیں بھی نتیش کے آگے جھکنا ہوگا۔ اس طرح خواہ لالو ہوں یا مودی دونوں ہی نتیش کی ایک آواز پر لبیک کہتے اور اپنا اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔ لیکن کیا بات ہے کہ نتیش کمار کے بغیر کوئی بھی پارٹی اقتدار تک نہیں پہنچ پاتی ہے! پچھلی تقریباً دو دہائیوں میں اس سیاسی گر کا استعمال کر نتیش کبھی بہار کے وزیر اعلیٰ تو کبھی مرکزی کابینہ کے ایک اہم رکن برقرار رہے۔

خیر، لالو اور نتیش مل جل کر بہار کی حکومت چلاتے رہے۔ دراصل نتیش کی نگاہیں دہلی کے تخت و تاج پر تھیں۔ چنانچہ انھوں نے دہلی کا سفر تیز تر کر دیا اور مودی کے خلاف اپوزیشن اتحاد کی ڈفلی بجانی شروع کر دی۔ ان کی کوشش کارگر بھی ہوئی۔ وہ اپوزیشن پارٹیاں جو کچھ عرصے تک ایک دوسرے کا منھ تک دیکھنے کو راضی نہیں تھیں، آخر نتیش کی کوششوں سے ایک ہی خیمے میں اکٹھا ہونے لگیں۔ دو تین میٹنگوں کے بعد 'انڈیا' نام کا ایک اپوزیشن بلاک بن گیا۔ اب نتیش کے دماغ میں یہ شروع ہوا کہ کسی طرح انڈیا بلاک ان کو 2024 کے پارلیمانی چناؤ سے قبل اپنا وزیر اعظم امیدوار نامزد کر دے۔ چند ہفتوں بعد انڈیا اتحاد کی میٹنگ سے نتیش کو یہ محسوس ہوا کہ بھیا یہاں تو ایک سے بڑھ کر ایک گرو گھنٹال ہیں، اس لیے ان کی دال یہاں گلنے والی نہیں ہے۔

ادھر نریندر مودی نے پرانا رام مندر کارڈ چلایا۔ 22 جنوری 2024 کو رام مندر میں رام للا کے درشن کا آغاز ہونے لگا کہ مودی اگلا چناؤ بھگوان رام کے نام پر ہی لڑیں گے۔ یہ بھی ہر کسی کو صاف نظر آ رہا ہے کہ ایک بار پھر سے مودی کو ہرانا مشکل ہوگا۔

لیکن سوال یہ ہے کہ آخر جب سب واقف ہیں کہ نتیش کبھی بھی کسی کو دھوکہ دے کر اپنا الو سیدھا کر لیتے ہیں، تب بھی ان کے کبھی دوست تو کبھی دشمن رہنے والے لوگ بھی نتیش کا ہاتھ کیوں تھام لیتے ہیں! اس کا راز بہار میں عرصہ دراز سے چلی آ رہی دلت پر مبنی سیاست ہے۔ سب سے پہلے بہار میں ذات پات کا ڈنکا بجا کر آنجہانی کرپوری ٹھاکر سنہ 1970 کی دہائی میں کانگریس کو پہلی بار ریاستی اقتدار سے باہر کیا تھا۔ تب سے یہ واضح تھا کہ بہار میں اقتدار حاصل کرنا ہو تو ذات پات کا پہاڑا چلاؤ اور اقتدار حاصل کر لو۔ اسی فارمولے کا استعمال کر لالو یادو نے بہار میں اقتدار حاصل کر لیا اور برسوں بہار کے سلطان بنے رہے۔ مگر ذات پات کا جوڑ گھٹانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ یہ تو سب کو معلوم ہے کہ سب سے پہلے پچھڑی ذاتوں کو اپنے ساتھ کرنا ہوگا۔ مگر محض ان کے ساتھ آنے سے پوری طرح کام نہیں بنتا ہے۔ چنانچہ لالو یادو نے یادووں اور دوسری پچھڑی ذاتوں کو تو اپنے ساتھ کیا لیکن اس کھیل کو مضبوط تر بنانے کے لیے انھوں نے مسلمانوں کا بگھار لگا اپنا کام کر لیا۔ اس طرح برسوں لالو کا کام چلتا رہا۔ مگر بی جے پی اور نتیش دونوں نے لالو کو ہرانے کے لیے ایک نیا فارمولہ ڈھونڈ لیا۔ نتیش لائے غیر یادو ذاتیں اور بی جے پی نے حاصل کیا اعلیٰ ذاتوں کا اعتماد۔ اور اس طرح بہار میں ایک نیا ذات پات کا اتحاد بنا۔ بے چارے لالو گرے منھ کے بل، مگر نتیش کا کام بن گیا۔ اسی طرح جب نتیش کو لالو کی مدد کی ضرورت پڑی تو انھوں نے لالو کا ہاتھ تھام لیا بی جے پی کو باہر کر اپنا الو سیدھا کر لیا۔ اسی طرح کبھی لالو تو کبھی بی جے پی کی مدد سے نتیش وزیر اعلیٰ بنتے رہے۔ اب جب ان کو لگا کہ دہلی میں اپوزیشن کیمپ میں ان کی نہیں چلی تو انھوں نے پھر سے لالو کو پٹخنی دے مودی کا دامن تھام لیا۔ اس طرح وہ نویں بار پھر سے بہار کے وزیر اعلیٰ بن گئے۔ لیکن ان کی اس سیاست نے ان کو آخر بے پیندی کا لوٹا بنا دیا۔ لوگوں کو ان پر سے اب اعتماد ختم ہو چکا ہے۔ اب تو یہ عالم ہے کہ ہر کوئی ان کو کہہ رہا ہے کہ 'شرم تم کو مگر نہیں آتی'۔ نتیش ٹھہرے نتیش، کیسی شرم و کیسی حیا۔ ان کو کرسی عزیز ہے اور وہ ان کے قبضے میں ہے۔

خاتون کے بیگ سے تین کروڑ 60 لاکھ روپے کے زہریلے مینڈک برآمد

کولمبیا کی پولیس نے پیر کو بوگوٹا ہوائی اڈے پر ایک خاتون کو جنگلی حیات کی سمگلنگ کے الزام میں اس وقت گرفتار کر لیا جب ان کے سامان سے 130 زہریلے مینڈک برآمد ہوئے۔ کولمبین حکام کا کہنا ہے کہ مینڈکوں کو چھوٹے فلمی کنستروں میں انتہائی نامناسب حالات میں چھپا کر رکھا گیا تھا جس کی وجہ سے وہ پانی کی کمی کا شکار تھے۔ گرفتار کی جانے والی خاتون برازیلین شہری ہیں۔ وہ براستہ پاناما ساؤ پالو جا رہی تھیں۔ آن کے مطابق، یہ مینڈک انھیں جنوبی کولمبیا کی ایک مقامی برادری کی جانب سے تحفے کے طور پر دیے گئے تھے۔ مقامی پولیس کا کہنا ہے کہ بلیک مارکیٹ میں ہر ایک مینڈک کی قیمت تقریباً 1,000 ڈالر ہے۔ ہارلیکوئن مینڈک، جنھیں پوائزن ڈارٹ مینڈک بھی کہا جاتا ہے، ایک انسانی انگوٹھے سے بھی چھوٹے ہوتے ہیں۔ ان کی جلد کے غدود میں ایک انتہائی خطرناک زہر پیدا ہوتا ہے۔ مقامی افراد، شکار کے لیے اس مینڈک کا زہر اپنے تیروں پر لگا کر استعمال کیا کرتے تھے۔ یہ زہر ایک چھوٹے جانور کو مارنے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ ہارلیکوئن معدوم ہونے کے خطرے سے دوچار مینڈکوں کی ایک نسل ہے جو ایکواڈور اور کولمبیا کے درمیان بحرالکاہل کے ساحل ساتھ موجود جنگلات میں پائی جاتی ہے۔ وسطی اور جنوبی امریکہ کے دیگر ممالک میں بھی یہ مینڈک پائے جاتے ہیں۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا شہر کا بھروسے مند نام

کلثوم جویلرس

صرافہ بازار، ناندیڑ

پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

سابق فوجیوں اورایم ڈی ایف نے نتیش رانے کے خلاف پولس میں کی شکایت

ہندو مسلم ایکتا کیلئے عوامی دستخطی مہم اور فرقہ پرست رانے کا پتلا جلانے کی تیاری

مالیگاؤں: 3 جنوری (پریس ریلیز) ملک ہندوستان کے موجودہ حالات میں ہندو مسلم بھائی چارہ، امن و امان اور مذہب کے نام پر گندی سیاست عروج پر ہے۔فرقہ پرست لیڈران سیاسی دکان چمکانے کیلئے کسی بھی حد تک گر رہے ہیں۔ ملک کے قانون کو بالائے طاق رکھ کر جمہوریت کا گلا گھونٹ رہے ہیں۔گزشتہ کئی دنوں سے ریاست مہاراشٹر کے ایک ایم ایل اے نتیش رانے شہر مالیگاؤں کو لیکر مسلسل غلط بیان بازی کرنے سے باز نہیں آرہے ہیں۔ مالیگاؤں کو بار بار منی پاکستان کہہ کر شہر کے امن پسند ہندو مسلم عوام کی دل آزاری ہو رہی ہے۔اس فرقہ پرست کو سبق سکھانے کیلئے شہر کی عوام نے امن و امان اور ہندو مسلم ایکتا قائم رہنے اس کے لئے اسے منہ توڑ جواب دیا ہے۔مالیگاؤں ڈیولپمنٹ فرنٹ (ایم ڈی ایف) کے اراکین اور سابق فوجیوں نے گذشتہ روز سٹی پولس اسٹیشن میں نتیش رانے کیخلاف تحریری شکایت درج کروائی ہے۔جس میں نتیش رانے پر سخت قانونی کارروائی کی مانگ کی ہے۔آئندہ دنوں میں مالیگاؤں ڈیولپمنٹ فرنٹ کے زیر اہتمام ہندو مسلم ایکتا دستخطی مہم اور فرقہ پرست رانے کا پتلا جلانے کا پروگرام ہے۔اس موقع پر سابق فوجی یونس خان، سابق فوجی ظہیر الدین، ڈاکٹر ایس این انصاری (صدر)، عمران راشد (نائب صدر)، احتشام شیخ بیکری والا (سیکریٹری)، قطب الدین بوماسٹر (جوائنٹ سیکریٹری)، شکیل ہمرانی (سرپرست) اور ایم ڈی ایف اراکین موجود تھے۔

بی۔ایم۔جین اردو پرائمری اسکول میں تقسیمِ انعامات

ملکاپور: 3 /فروری (محمد احسان سر) بی۔ایم جین اردو پرائمری اسکول پرتاب نگر، جلگاؤں میں سالانہ کھیلوں کے مقابلے اور دیگر مقابلوں کا انعقاد کیا گیا۔جن میں لیموں چمچا، لنگڑی، رنگ (دوڑ) ڈرائینگ، خوش خطی (رائیٹنگ) کے مقابلے شامل تھیں۔ تمام مقابلوں میں طلباء وطالبات نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور اپنی صلاحیتوں کے انوکھے جوہر دکھائے اور جیت درج کرائی۔ خوش خطی کے مقابلے میں دوم جماعت کی طالبہ خنساء فاطمہ جاوید شیخ نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور تیسرا مقام حاصل کیا۔ خنساء فاطمہ کو ٹرافی سے نوازا گیا منعقدہ تقریب میں اسکول ہٰذا کے صدر مدرس اسلم سر، کلاس ٹیچر رفعت باجی اور جملہ اسٹاف نے بحسن خوبی طلبہ کی رہنمائی فرمائی اور خصوصی محنت کی۔ جلسہ کی صدارت ظفر سر نے کی۔ بطور مہمانانِ خصوصی عبدالرشید، اعجاز ملک اور عبدالعزیز سالار نے شرکت فرما کر تقریب کو رونق بخشی ساتھ ہی سرپرست حضرات نے بھی شرکت فرما کر طلبہ کی حوصلہ افزائی کی۔ صدر جلسہ عالی مرتبت نے طلباء وطالبات کی سراہنا کرتے ہوئے اپنے زریں خیالات سے محفل کو منور کردیا۔ مہمانان خصوصی نے بھی مبارکباد دیتے ہوئے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور نظامت کے فرائض ثمیرا باجی نے بخوبی سلیقہ دل فروز انداز سے انجام دیئے اور اظہار تشکر بخلوص قلب جمیلہ باجی نے ادا کیے۔ الحمدللہ پروگرام کا اختتام پرامن و پرمسرت فضاؤں میں ہوا۔

عشق، جنگ اور سیاست کے اُصول

پی چدمبرم سابق مرکزی وزیر داخلہ

چند ہفتہ قبل ایک کالم میں راقم الحروف نے قانون کی حکمرانی اور قانون کے ذریعہ حکمرانی کے درمیان فرق سمجھانے کی کوشش کی تھی۔ جہاں تک قانون کی حکمرانی کا سوال ہے اسی کے تحت قانون ہی سب سے اعلیٰ ہے اور تمام حکمرانوں کا قانون پر چلنا قانون کو تسلیم کرنا ضروری ہے جبکہ دوسرے معاملہ میں ایسا ہے کہ قانون ان کا خادم ہے اور خادموں کو کسی بھی وقت تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ ویسے بھی جب بستیاں بسانے اور برادریوں کا آئیڈیا منظر عام پر آیا تب سے انسانوں نے قواعد وضوابط اور اصول بنائے اور اسے اپنایا۔

جنگ کے اُصول :۔جس طرح انسانوں نے اپنی بہبود کے لئے اور خود میں ڈسپلن پیدا کرنے کے لئے قوانین بنائے اسی طرح جنگ کے بھی کچھ اصول وقواعد بنائے گئے۔اس ضمن میں آپ کو یہ بتانا ضروری ہیکہ دونوں جنگ عظیم کے بعد عالمی برادری نے چار جینوا کنونشن اور ان کے پروٹوکولس اپنائے اور ان کی تمام 196 ملکوں نے توثیق کی۔ یہ کنونشن (قراردادیں) اور عالمی انسانی قانون پر مشتمل ہے۔ عالمی برادری نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ چار قواعد بنائے جس کے تحت بیماروں، زخمیوں، طبی عملہ اور مذہبی رہنماؤں کو جنگ کے دوران تحفظ فراہم کیا گیا۔ دوسرا جو قاعدہ ہے اس کے تحت جنگ کے دوران زخمیوں، بیماروں کی نگہداشت (علاج ومعالجہ) کو یقینی بنانے اور سمندروں میں تباہ شدہ جنگی جہازوں کو بھی تحفظ فراہم کیا گیا۔ جنگ کے ان قواعد میں تیسرے قاعدہ کے تحت واضح ہدایت دی گئی ہیکہ جنگی قیدیوں کے ساتھ انسانی بنیادوں پر سلوک روا رکھا جائے۔ اس کے علاوہ عام شہریوں بشمول مقبوضہ علاقوں کے مکینوں کا تحفظ کیا جائے۔ تاہم جنگوں کے جو اصول وقواعد بنائے گئے ان کی ویٹنام، عراق اور لیبیا جنگوں میں خلاف ورزیاں کرتے ہوئے ان کی دھجیاں اڑائی گئیں جبکہ اب روس، یوکرین جنگوں کے ساتھ ساتھ اسرائیل اور حماس کے درمیان جاری جنگ میں بھی ان قواعد کی خلاف ورزیاں کی گئیں۔ ان جنگوں میں عصمت ریزی اور لوٹ مار عام سی چیز ہوگئی۔ آپ کو بتادیں کہ روس نے یوکرین کے شہری علاقوں میں اسپتالوں اور اسکولوں پر بم برسائے جس میں بے شمار جانوں کا اتلاف ہوا۔ حال ہی میں ساری دنیا نے دیکھا کہ روس کے ایک ٹرانسپورٹ ایرکرافٹ کو 65 یوکرینی جنگی قیدیوں کو لے جارہا تھا اسے مار گرایا گیا۔ اس طیارہ میں 9 ارکان عملہ بھی سوار تھے۔ جنگی قیدیوں کی ہلاکت کا یہ واقعہ 24 جنوری 2024 کو پیش آیا۔ روس نے اس واقعہ کے لئے یوکرین کو ذمہ دار قرار دیتے ہوئے اس پر دہشت گردی کا الزام عائد کیا اور یوکرین نے اس الزام کی تردید کی۔ اب چلتے ہیں اسرائیل۔ حماس (فلسطین) جنگ کی طرف، اسرائیل نے حماس پر الزام عائد کیا کہ اس نے 7 اکتوبر 2023 کو اس جنگ کا آغاز کیا۔ حماس کے جنگجوؤں نے اس دن جنوبی اسرائیل پر اچانک حملہ کردیا جس میں 1200 سے زائد اسرائیلی مارے گئے اور 240 کو یرغمالی بنالیا گیا۔ اس کے جواب میں گزشتہ چار ماہ سے اسرائیل نے جو خطرناک ردعمل ظاہر کیا وہ یقینا بہیمانہ اور ظالمانہ اور نامناسب ہے، باالفاظ دیگر پوری طرح انسانیت کے خلاف ہے۔ اسرائیل نے فلسطینیوں کو تنگ وتاریک غزہ پٹی تک محدود ہونے پر مجبور کردیا ہے اور اب تک اسرائیلی فورس کے ہاتھوں 25 ہزار (فلسطینی میڈیا اور الجزیرہ کے مطابق تقریباً 27 ہزار فلسطینی شہید ہوئے ہیں) فلسطینی جاں بحق ہوئے ہیں ان دونوں جنگوں میں (روس۔ یوکرین، جنگ اور اسرائیل۔ فلسطین جنگ) عالمی سطح پر جنگوں کے جو اصول وقواعد بنائے گئے ان کی صریح خلاف ورزی کی گئی۔ ایک طرح سے ان قواعد کی دھجیاں اڑائی گئیں۔ ہاں! ایک اور بات آپ کو بتادوں کہ اگر جنگی اصولوں کو پامال کیا جاتا ہے تو افراد اور ممالک اقوام متحدہ کی عدالتوں سے رجوع ہوکر جنگی اصولوں کی خلاف ورزی کا ارتکاب کرنے والے ملک کے خلاف کارروائی کرواسکتے ہیں۔ اس کے خلاف جنگی جرائم کے تحت مقدمات دائر کرسکتے ہیں۔ چنانچہ اسرائیل نے فلسطینیوں پر جو مظالم ڈھائے، فلسطینی آبادیوں پر ہزاروں ٹن بم اور میزائیل برسا کر فلسطینیوں کی نسلی تطہیر کی اس کے خلاف جنوبی افریقہ نے اسے عالمی عدالت انصاف میں گھسیٹا اور الزام عائد کیا کہ اسرائیل نے غزہ میں فلسطینیوں کا قتل عام کیا ہے اور اب بھی اس کا سلسلہ جاری ہے۔ جنوبی افریقہ نے اسرائیل پر الزام عائد کیا کہ اس نے غزہ میں فلسطینیوں کا قتل عام کرتے ہوئے قتل عام کے خلاف اقوام متحدہ کے کنونشنس کی خلاف ورزی کی ہے۔ سنگم ادب (300 قبل مسیح) میں جنگ کے اصول وقواعد پر ایک خوبصورت اور پراثر نظم موجود ہے۔ جس میں پرزور انداز میں کہا گیا ہیکہ جنگ کے دوران گائیوں، شریف النفس برہمنوں، خواتین، بیماروں، لاولد جوڑوں کو ان مقامات سے محفوظ مقامات منتقل کیا جائے جہاں جنگ ہو۔ غرض اس نظم میں ان وجوہات پر بھی روشنی ڈالی جو جنگوں کا باعث بنتی ہیں۔ اس کے علاوہ برہمی بتایا گیا کہ بادشاہ یا راجہ دھرم (مذہب) کا راستہ بنانے کے بعد جنگ میں شریک ہوگا۔ اسی طرح تامل شاعر کلین (1180 قبل مسیح) نے اپنے کلام میں جنگ کی جس طرح منظر کشی کی اس سے میں بھی ششدر و حیران رہ گیا۔ انہوں نے شری رمن اور روانا (راون) کے درمیان جنگ کے آخری منظر کو اپنے کلام میں پیش کرتے ہوئے بہت ہی خوبصورت انداز میں بتایا کہ رمن نے راونا کو مخاطب کرتے ہوئے کچھ یوں کہا تھا:۔

تم اپنے تمام ہتھیاروں کی آزمائش کرچکے ہو تمہارے پاس اب کوئی ہتھیار باقی نہیں رہا، اب تمہارا حال برا ہوگیا ہیکہ اپنے دفاع کے قابل بھی نہیں رہے۔ اس حالت میں اگر میں تم سے لڑوں تم پر حملہ کروں تو یہ میرا دھرما (مذہب) نہیں ہوگا۔ آج چلے جاؤ جنگ کے لئے کل آنا اور پھر میں تم سے لڑوں گا۔

عشق کے اصول :۔عشق ومحبت کے اصولوں پر کئی کتابیں ہیں اس طرح پیار کرنے والوں پر بھی لاکھوں کی تعداد میں کتابیں تحریر کی گئیں ہیں اور ان کتابوں کا مقبول ترین عنوان ایسا لگتا ہے کہ پیار کا اصول ہے مثال کے طور پر پیار کے سیدھے سادھے اصولوں سے لے کر پیار کے 8 اصول اور پھر اس سے لے کر پیار کے 40 اصول تک ایسی بے شمار کتابیں ہیں جو پیار ومحبت اور عشق پر لکھی گئی ہیں اور میں اس بات کا برملا اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے ان کتابوں میں سے کسی بھی کتاب کا مطالعہ نہیں کیا لیکن بظاہر اس قسم کی کتابوں کے جو قارئین ہے ان کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ واضح رہے کہ میں پیار کے بصیرت افروز اصول وقواعد کی تلاش کررہا تھا کہ چند اصول میرے ہاتھ لگے، میری نظروں سے گذرے جس میں ولیم شیکسپیر، آسکر وائیلڈ ے، جارج برنارڈ شاہ، البرٹ آئنسٹائن کے اصول شامل ہیں۔ ولیم شیکسپیر کا پیار ومحبت کے بارے میں کہنا تھا کہ اس پر اپنا پیار اپنی محبت ضائع مت کیجئے جسے آپ کی محبت کی قدر نہیں۔ آسکر وائیلڈ ے کے مطابق ہر کسی کو ہمیشہ پیار والفت میں گرفتار رہنا چاہئے اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اس کے کبھی شادی نہ کرنے کی وجہ بن جاتی ہے۔ البرٹ انسٹائن پیار ومحبت کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر آپ پیار میں ٹھوکر کھاتے ہیں تو سنبھلنا بڑا آسان ہوتا ہے لیکن اگر آپ پیار و عشق میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو دوبارہ کھڑا ہونا ناممکن ہوجاتا ہے۔ بہرحال پیار کے جو مذکورہ اصول ہم نے آپ کو بتائے ہیں وہ مضحکہ خیز ہوبھی سکتے ہیں اور نہیں بھی ہوسکتے لیکن ان میں سے بعض اصولوں کو سمجھنا ممکن ہے۔ میرے پسندیدہ شاعر اور فلسفی نے اپنے شاندار کلام (500 TIRUKKAL قبل ہے) کا ایک پورا حصہ پیار پر لکھا ہے۔ جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ صرف پیار پر جو حصہ ہے وہ 25 باب اور 250 اشعار پر مشتمل ہے۔ اس میں انہوں نے پیار کے جو اصول بتائے ہیں ان میں چند آپ کے سامنے پیش کررہا ہوں، وہ لکھتے ہیں عاشقوں کے درمیان جب نظروں سے نظریں ٹکراتی ہیں تب الفاظ کا کوئی استعمال باقی نہیں رہتا۔ الفاظ خاموش ہوجاتے ہیں، پیار کو زور زبردستی روکنے سے نہیں روکے گا بلکہ یہ آگ پر تیل چھڑکنے کے مترادف ہوتا ہے۔

سیاست کے اصول: پیار ومحبت کی بہ نسبت سیاست کے اصول وقواعد مختلف ہوتے ہیں جہاں سیاست ہوتی ہے اس سیاست پر قانون کا اطلاق بھی ہوتا ہے۔ سیاست کے معاملہ میں یہ اچھی بات ہیکہ سیاست کے اصولوں وقواعد کو سیاست کے قانون کے ساتھ غلط ملط نہیں کیا جائے۔ قانون ایک چیز ہے اور اصول ایک چیز ہے جس انداز میں کھیل کھیلا جاتا ہے جس کا مقصد بیان کردہ قوانین کو شکست دینا ہوتا ہے، مثال کے طور پر سیاسی جماعتوں کی طرف سے اعتراض کو روکنے کے قانون کو اس انداز میں ادا کیا جاتا ہے جو اپنی مرض کے مطابق ہو۔

عازمین حج کے لئے میڈیکل فٹنس سرٹیفکیٹ کیمپ کا انعقاد

میونسپل کمشنر اجے ویدھ اور چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر بشری سید نے لوگوں سے ملاقات کی

بھیونڈی: 3 جنوری (شارف انصاری):۔ بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کی جدید عمارت میں آج امسال حج پر جانے والے عازمین کے لئے میڈیکل فٹنس سرٹیفکیٹ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ کیمپ کے افتتاح کے موقع پر چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر بشری سید۔ سابق چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر ودیا سیٹھی سمیت میونسپل کمشنر اجے ویدھ موجود تھے ویکسین اسٹور گوڈاون میں یہ کیمپ رکھا گیا تھا جس کی نگرانی چیف فارماسسٹ آصف مومن نے کی جبکہ سرپرستی چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر بشری سید نے فرمائی۔ آصف مومن نے بتایا کہ آج ننانوے عازمین حج کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کیا گیا۔ چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر بشری سید نے بتایا کہ حج کے فارم میں ہی چیسٹ ایکسرے اور بلڈ رپورٹ کی ریکوائرمینٹ تھی آج لوگ اپنا ایکسرے اور رپورٹ لے کر آئے جنھیں اس رپورٹ کی بنیاد پر فٹنس سرٹیفکیٹ دیا گیا اس موقع پر بطور خاص دادا بھائی عائشہ میڈیکل والے اور مشتاق مومن جنرل سکریٹری مفتاح العلوم مدرسہ نے لوگوں کی ہیلپ کی انھوں نے مزید بتایا کہ بھیونڈی مہانگر پالیکا میں ویکسینیسن اور چیک اپ اور فٹنس سرٹیفکیٹ کے لئے بھیونڈی کے علاوہ۔ ممبرا۔ کھاڑی پار۔ نالا سوپارہ۔ پڑگھا۔ کلیان۔ تھانہ۔ امبرناتھ وغیرہ سے بھی لوگ آتے ہیں کیوں کہ یہاں بڑی آسانی سے سارا کام آصف بھائی کی نگرانی اور دادا بھائی اور مشتاق احمد مومن کی موجودگی میں بآسانی کیا جاتا ہے اور ہمیں ہمارے اسٹاف کو یہ سارے انتظامات کرکے خوشی ہوتی ہے حاجیوں کی دعائیں ملتی ہیں۔

عام انتخابات سے قبل پاکستان میں پیٹرول ڈیزل کی قیمت میں اضافہ

کراچی: 3 فروری: پاکستان کی نگراں حکومت نے عام انتخابات سے قبل پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں بڑھاتے ہوئے پیٹرول کی فی لیٹر قیمت میں 13 روپے سے زائد کا اضافہ کردیا ہے۔ اس اضافہ کا اثر پاکستان میں ہونے والے عام انتخابات پر پڑے گا۔ ڈان کی رپورٹ کے مطابق 8 فروری کو ہونے والے عام انتخابات سے قبل پاکستانی حکومت نے پیٹرولیم مصنوعات بالخصوص پیٹرول کی قیمت میں بڑا اضافہ کردیا ہے۔ اس اضافہ کا سیدھا سیدھا فائدہ پاکستان کی حزب اختلاف کی جماعتوں کو پہنچے گا، خاص طور سے عمران خان کی جماعت پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کو فائدہ پہنچے گا۔ وزارت خزانہ سے جاری اعلامیے کے مطابق پیٹرول کی قیمت میں 13 روپے 55 پیسے فی لیٹر کا اضافہ کردیا گیا ہے جس کے بعد پیٹرول کی نئی فی لیٹر قیمت 272 روپے 89 پیسے مقرر کردی گئی ہے۔ اسی طرح ہائی اسپیڈ ڈیزل کی قیمت میں بھی 2 روپے 75 پیسے فی لیٹر کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے بعد ہائی اسپیڈ ڈیزل کی نئی قیمت 278 روپے 96 پیسے ہوگئی ہے۔

جرمنی: پبلک ٹرانسپورٹ ورکرز کی ملک گیر ہڑتال

کام کے حالات بہتر کرنے کے مطالبے پر زور دینے کے لیے لیبر یونین وردی کی ہڑتال کی اپیل پر جرمنی میں بسیں اور ٹرامیں رک گئی ہیں۔ ہمبرگ ہوائی اڈے کے کچھ ملازمین بھی ہڑتال میں شامل ہیں، جس سے بعض پروازیں منسوخ کرنی پڑیں۔ جرمنی میں مقامی پبلک ٹرانسپورٹ ورکرز نے جمعے کی صبح سویرے چوبیس گھنٹے کی نئی ہڑتال شروع کی، جس کی وجہ سے بالخصوص صبح سویرے سفر کرنے والے مسافروں اور اپنے کام پر جانے والوں کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لیبر یونین وردی کی اپیل پر ہونے والی اس ہڑتال کی وجہ سے باویریا کو چھوڑ کر جرمنی کی تمام وفاقی ریاستوں میں بسیں اور ٹرامیں بند ہیں۔ ہمبرگ ہوائی اڈے کا گراونڈ اسٹاف بھی اس ہڑتال میں شامل ہے، جس کی وجہ سے وہاں کئی پروازوں کو منسوخ کرنا پڑا ہے۔ وردی دیگر مطالبات کے علاوہ پبلک ٹرانسپورٹ ملازمین کے لیے کام کے بہتر مواقع اور حالات فراہم کرنے پر زور دے رہا ہے۔ بہرحال ہڑتال کے ساتھ ہی مزدور یونین کے رہنما ٹرانزٹ حکام سے بات چیت بھی کررہے ہیں۔

دسویں جماعت کے طلباء کے لئے آل انڈیا میتھمیٹکس جینس ایوارڈ کے لئے درخواستیں مطلوب 15 فروری رجسٹریشن کی آخری تاریخ

کامیابی حاصل کرنے والوں کو نقد رقمی انعامات کی تقسیم

حیدرآباد/ 3 فروری (پریس نوٹ) دسویں جماعت کے زیر تعلیم طلباء وطالبات کے لئے آل انڈیا میتھمیٹکس جینس ایوارڈ 2024 کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں سید شاہ قدیر اللہ قادری سکریٹری ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام ویلفیئر سوسائٹی حیدرآباد نے اپنے جاری کردہ ایک پریس نوٹ میں بتایا کہ اس امتحان کا انعقاد ان لائن 28 / اپریل 2024 کو آل انڈیا سطح پر عمل میں آیا گیا امتحان

Real numbers, polynomials, pair of Linear equations inTwo variable Quadratic equations,Arthimetic progression Triangles,coordinate, Geometry, Trigonometry, statistics, probability and Mental Ability

کی بنیاد پر ہوگا ٹاپ 10 ریاستی طلباء کو کیش ایوارڈ سے نوازا جائے گا رجسٹریشن کی آخری تاریخ 15 فروری 2024 مقرر کی گئی سید شاہ قدیر اللہ قادری نے بتایا کہ ملٹی پلائی سوالات، (100) سوال ہر سوال کے لئے (4) نمبر بغیر کسی منفی نشان کے ہونگے سوالات انگریزی میں رہینگے اس مقابلے میں کامیابی حاصل کرنے والوں کا الترتیب نقد رقم فراہم کی جائیگی انعام اول دس ہزار روپے (000,10) انعام دوم سات روپے (7000) انعام سوم پانچ ہزار روپے (5000) انعام چہارم تین ہزار روپے (3000) پانچواں انعام ایک ہزار روپے (1000) اس کے علاوہ چھٹے سے 20 ویں رینک والوں کو فی کس ایک ہزار روپے (1000) کے نقد انعام دیا جائے گا ان مقابلوں میں حصہ لینے والے طلباء رجسٹریشن کے لئے اپنا نام، والد کا نام، اسکول کا نام سید شاہ قدیر اللہ قادری سکریٹری ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام ویلفیئر سوسائٹی کے واٹس ایپ نمبر 8500212306 پر ارسال کریں انہوں نے اولیاء طلباء واسکول انتظامیہ سے خواہش کی وہ زیادہ سے طلباء کو اس آل انڈیا میتھمیٹکس جینس ایوارڈ 2024 میں شرکت کو یقینی بنائیں۔

ٹوٹ رہی ہے مجھ میں ہر دن اک مسجد

◄◄ ایک اور 6 دسمبر......ایک اور بابری مسجد ◄◄ گیان واپی مسجد میں پوجا......دہلی میں تاریخی مسجد شہید

رشید الدین

''ایک اور 6 دسمبر۔ ایک اور بابری مسجد'' وارانسی کی گیان واپی مسجد کے بارے میں ضلع عدالت کا فیصلہ سنتے ہی بے ساختہ یہ الفاظ زبان پر آ گئے۔ ضلع عدالت کے جج اے کے وشویش کے فیصلہ نے بابری مسجد اور سپریم کورٹ کی یاد تازہ کردی ہے۔ تاریخی گیان واپی مسجد کے تہہ خانہ میں پوجا کی اجازت محض ایک عام فیصلہ نہیں بلکہ ایک اور 6 ڈسمبر کی تیاری کا اعلان ہے۔ ملک میں عدلیہ کی غیر جانبداری اور بالادستی ختم ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ مذہبی مقامات کے بارے میں عدالتوں میں فیصلے اب قانون، ثبوت اور گواہوں کی بنیاد پر نہیں بلکہ آستھا کی بنیاد پر رہوں گے۔ بابری مسجد کے بعد کاشی اور متھرا ہی نہیں بلکہ سنگھ پریوار کے نشانہ پر موجود 3000 مساجد کا وہی حشر ہوگا جو بابری مسجد کا ہوا۔ ہندوستان کو آزادی دلانے والے مجاہدین آزادی نے دستور اور قانون کی بالادستی، جمہوریت اور سیکولرازم کے اصولوں پر حکمرانی کا خواب دیکھا تھا۔ گزشتہ 10 برسوں کے حالات کا جائزہ لیں تو آج کی آزادی سے انگریزوں کی غلامی بہتر دکھائی دے گی۔ نریندر مودی زیر قیادت بی جے پی حکومت کے 10 برسوں کے دوران جارحانہ فرقہ پرست طاقتوں کو کھلی چھوٹ دے دی گئی۔ اسلام اور مسلمانوں کو چن چن کر نشانہ بنایا گیا اور عبادت گاہوں کو چھیننے کی منصوبہ بندی کی گئی۔ ایک ہنگامۂ محشر ہو تو اس کو بھولوں، سینکڑوں باتوں کا رہ رہ کے خیال آتا ہے۔ مسلمان ایک غم سے ابھرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اچانک ایک تازہ زخم استقبال کرتا ہے۔ مودی دور حکومت میں شائد ہی کوئی دن ایسا گزرا ہو جس دن مسلمانوں نے چین اور سکون کی سانس لی ہو۔ ہر صبح کوئی نہ کوئی نیا زخم ضرور ملتا ہے۔ کبھی م آب لنچنگ، لو جہاد، حجاب، حلال، اذان، بیف اور دیگر عنوانات سے حملے اور تشدد۔ مساجد، عیدگاہوں، مدارس اور درگاہوں پر بلڈوزر کارروائیاں۔ الغرض مسلمانوں کو بار بار یہ احساس دلانے کی کوشش ہے کہ تم اس ملک کے مالک اور ساجھیدار نہیں بلکہ کرایہ دار اور ہندوؤں کے رحم وکرم پر ہیں۔ کیا یہ وہی ہندوستان ہے جس کا خواب پرکھوں نے دیکھا تھا۔ ظلم واستبداد کی انتہا کے باوجود مسلمان حوصلہ شکن ضرور ہوا ہے لیکن اس نے مادر وطن سے وابستگی کو اٹوٹ رکھا ہے۔ مسلمانوں کی دیش بھکتی اور حب الوطنی پر سوال اٹھانے والے اس حقیقت کو فراموش نہیں کرسکتے کہ ملک سے غداری، دشمن ممالک کو جاسوسی اور دفاعی راز فروخت کرنے کے معاملہ میں ''بھارت ماتا'' کا نعرہ لگانے والے زیادہ پائے گئے ہیں۔ ظلم کے پہاڑ توڑنے کے باوجود مسلم قوم پوری آب وتاب کے ساتھ سر اٹھا کر زندگی بسر کررہی ہے۔ سنگھ پریوار کو حیرت اس بات پر ہے کہ ''کیا بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری''۔ ظالم اور مخالفین کو کوئی سمجھائیں کہ جس دین اور اس کے ماننے والوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔ دراصل وہ دین غالب ہونے کیلئے ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اسلام اور مسلمانوں کا صفایا نہیں کرسکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ''تم ہی غالب رہو گے بشرطیکہ تم مومن بن جاؤ''۔ لاکھ کمزوریوں اور کوتاہیوں کے باوجود بھی مسلمانوں کے جذبہ ایمانی میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔ شرط یہ ہے کہ کوئی اس جذبہ کو ہوا دینے والا ہو۔ بقول علامہ اقبال ''ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی''۔ ہندوستان کے مسلمانوں اور انصاف پسندوں کیلئے یکم فروری کی صبح دو عظیم سانحات سے روبرو کرنے والی تھی۔ دارالعلوم نئی دہلی میں 600 سالہ قدیم مسجد اور دینی مدرسہ کو شہید کردیا گیا اور وارانسی کی گیان واپی مسجد میں پوجا کی اجازت دے دی گئی۔ ایک طرف ایودھیا میں رام مندر کے افتتاح کو ابھی ایک ہفتہ مکمل ہوا کہ دہلی میں تاریخی مسجد پر بلڈوزر چلادیا گیا۔ ایسا نہیں ہے کہ مسجد غیر آبادتھی اور مندر توڑ کر تعمیر کرنے کا کوئی دعویٰ بھی نہیں تھا۔ وہ مسجد جہاں پانچ وقت اللہ اکبر کی صدائیں گونج رہی تھیں اور روزانہ طلبہ قرآن کی تعلیم حاصل کررہے تھے، اسے غیر قانونی کہہ کر شہید کردیا گیا۔ دہلی جہاں کے پایہ تخت سے مسلمانوں نے ملک پر صدیوں حکمرانی کی، اسی دہلی میں مسلمانوں کی بے بسی کا یہ عالم ہے کہ مسجد کی شہادت پر ایک مسلمان بھی گھر سے باہر احتجاج کیلئے نہیں نکلا۔ مسلمانوں کی حالت پرندوں اور کتا، بلی جیسے جانوروں سے بھی بدتر ہوچکی ہے جو ظلم کے خلاف مزاحمت کرتے ہیں۔ کسی چڑیا یا کبوتر کے گھونسلے کو نقصان پہنچایا جائے تو تمام ایک ساتھ جمع ہوکر آوازوں کے ذریعہ احتجاج کرتے ہیں۔ کسی بند کمرہ میں کتا اور بلی کو نشانہ بنائے تو وہ پلٹ وار کرتے ہیں لیکن مسلمان، جانوروں اور پرندوں سے بھی گئے گزرے ہوچکے ہیں۔ جوابی ایکشن تو دور کی بات ہے، احتجاج کیلئے آواز بھی نہیں نکلتی۔ یہی بے حسی دراصل زوال اور رسوائی کا باعث بن رہی ہے۔ کہاں ہے دہلی کے شاہی امام جن کے والد مرحوم نے بابری مسجد کو ہاتھ لگانے پر پارلیمنٹ کو اپنی لاٹھی سے گرادینے کی دھمکی دی تھی۔ آخر ہماری مذہبی قیادتوں کا خون سفید کیوں ہوچکا ہے۔ ایمانی حرارت کی جگہ خوف اور مصلحت پسندی طاری ہے۔

وارانسی ضلع کورٹ کے جج اے کے وشویش نے سنگھ پریوار اور آر ایس ایس سے اپنی وابستگی کا ثبوت دیتے ہوئے ریٹائرمنٹ کے دن گیان واپی مسجد میں پوجا کی اجازت دے دی۔ عدلیہ میں زعفرانی افراد کا غلبہ ملک کے لئے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ بابری مسجد کے معاملہ میں اس وقت کے چیف جسٹس رنجن گوگوئی نے سبکدوشی سے عین قبل آستھا کی بنیاد پر مسجد کی اراضی کو مندر کے لئے حوالے کردیا تھا۔ اگر یہی رجحان جاری رہا تو ملک کی کوئی تاریخی مسجد محفوظ نہیں رہے گی۔ دہلی کی جامع مسجد اور آگرہ کا تاج محل بھی مندر پر تعمیر کرنے کا دعویٰ برقرار ہے۔ اگر کسی عدالت میں زعفرانی جج موجود ہو تو وہ گیان واپی مسجد کی طرح فیصلہ سنا سکتا ہے۔ آخر یہ سلسلہ کہاں جا کر رکے گا؟ ہندوستان میں مقننہ، عاملہ اور عدلیہ کو جمہوریت کے ستون کہا جاتا ہے۔ عدلیہ پر عوام کو اس لئے بھی بھروسہ ہے کہ ہمیشہ دستور اور قانون کی بالادستی کے لئے عدلیہ نے اپنا رول نبھایا۔ بابری مسجد کے فیصلہ کے بعد سے عوام کا عدلیہ پر بھروسہ کمزور ہونے لگا ہے۔ ثبوت اور گواہوں سے زیادہ ججس کو اکثریتی فرقہ کی آستھا کی فکر ہے۔ رام مندر تحریک کے دوران کاشی اور متھرا کی مساجد پر دعویداری پیش کی گئی تھی۔ 1991ء میں عبادتگاہوں کے تحفظ کا قانون نافذ کیا گیا جس کے تحت تمام موجودہ تاریخی عبادتگاہوں کو تحفظ حاصل ہے۔ وارانسی اور متھرا کی مساجد کے خلاف جب عدالتوں میں دعویداری پیش کی گئی تو حکومت کی جانب سے 1991 کے عبادت گاہ قانون کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا۔ مطلب صاف ہے کہ نریندر مودی حکومت عبادتگاہ قانون 1991 پر عمل کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ جب کبھی جارحانہ فرقہ پرست طاقتیں عبادت گاہوں کے خلاف عدالت سے رجوع ہوں گی تو وہاں موجود زعفرانی ذہنیت کے حامل ججس مرکزی حکومت کے اشارہ کا انتظار کریں گے۔ گیان واپی مسجد کے معاملہ میں بابری مسجد کی کہانی دہرائی جارہی ہے۔ عدالت کی جانب سے سروے اجازت دی جاتی ہے۔ آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا مرکزی حکومت کے تحت ہے اور سروے رپورٹ میں اس بات کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے کہ مسجد کی دیواروں یا بنیاد پر مندر کے آثار موجود ہیں۔ بھلے ہی سروے رپورٹ جارحانہ فرقہ پرست طاقتوں کے اشارہ پر تیار کی گئی ہو لیکن عدالت کو پوجا کی اجازت دینے کا موقف مل جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ سپریم کورٹ کے تین ججس کی طرح وارانسی ضلع کورٹ کے جج اے کے وشویش کو اہم عہدہ دیا جائے، جو ان کے فیصلہ پر انعام کی طرح رہے گا۔ گیان واپی مسجد کا معاملہ دراصل عبادت گاہوں کے خلاف سازش کا آغاز ہے۔ متھرا اور دیگر مقامات پر عدالتوں کی مدد سے پوجا کی اجازت حاصل کی جائے گی۔ عدالتیں جب فیصلے انصاف کے بجائے آستھا کی بنیاد پر دینے لگیں تو پھر انصاف کے لئے عدالتوں سے کون رجوع ہوگا؟ دوسری طرف نریندر مودی حکومت نے پارلیمنٹ سیشن کے فوری بعد لوک سبھا کو تحلیل کرنے کی تیاری کرلی ہے۔ بجٹ اجلاس کے فوری بعد لوک سبھا تحلیل کردی جائے گی اور توقع ہے کہ مارچ میں عام انتخابات ہوں گے۔ نریندر مودی کیلئے مذہبی موضوعات کی کمی نہیں۔ بابری مسجد کے افتتاح سے بی جے پی کو جو فائدہ ہوا، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ عدلیہ بھی سنگھ پریوار کے اشارہ پر کام کرنے لگی ہے۔ گیان واپی مسجد میں پوجا کی اجازت ٹھیک اسی طرح ہے جیسے بابری مسجد میں راتوں رات مورتیاں رکھی گئی تھیں۔ مرکزی وزیر شانتو ٹھاکر نے اندرون ایک ہفتہ ملک میں شہریت ترمیمی قانون CAA پر عمل آوری کا اعلان کیا ہے۔ یہ قانون دراصل پاکستان، افغانستان اور بنگلہ دیش کے ہندوؤں کو ہندوستانی شہریت دینے کے لئے تیار کیا گیا۔ یہ قانون ملک میں مسلمانوں کی شہریت کو خطرہ پیدا کرسکتا ہے۔ الیکشن میں تیسری مرتبہ کامیابی کیلئے نریندر مودی کسی بھی حد تک جاسکتے ہیں۔ راحت اندوری نے اپنا درد کچھ یوں بیان کیا تھا

ٹوٹ رہی ہے مجھ میں ہر دن اک مسجد
اس بستی میں روز دسمبر آتا ہے

امریکہ کا ایرانی اہداف کے خلاف سخت اقدامات کا منصوبہ

واشنگٹن: 3 فروری: اردن میں تین فوجیوں کی ہلاکت کے بعد امریکہ نے شام اور عراق میں ایرانی اہداف پر مزید حملوں کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ یہ حملے مسلسل کئی دنوں تک بھی ہوسکتے ہیں اور ممکنہ طور پر ان کا آغاز موسم کے حالات کے مطابق ہوگا۔ امریکہ کے ایک معروف میڈیا ادارے سی بی ایس نیوز کا کہنا ہے کہ واشنگٹن نے شام اور عراق میں ایرانی اہداف پر سلسلہ وار حملوں کے منصوبوں کو منظوری دے دی ہے۔ گزشتہ اتوار کے روز شام کی سرحد کے قریب اردن میں ایک ڈرون حملے میں تین امریکی فوجیوں کی ہلاکت کے بعد ان اقدام کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ امریکہ نے اس حملے کا الزام ایک ایرانی حمایت یافتہ ملیشیا گروپ پر عائد کیا ہے۔ حملہ کرنے والے گروپ کا نام اسلامک ریزیسٹنس ان عراق (عراق میں اسلامی مزاحمت) ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ یہ گروپ متعدد ملیشیاؤں پر مشتمل ہے۔ گروپ کا کہنا ہے کہ اتوار کے حملے کا وہی ذمہ دار تھا۔ الزام ہے کہ ایران کی پاسداران انقلاب فورسز نے ہی اس گروپ کو مسلح کیا اور مالی امداد دینے کے ساتھ ہی انہیں تربیت بھی فراہم کی ہے۔ البتہ ایران نے اس حملے میں اپنا کسی بھی طرح کا کردار ہونے سے انکار کیا اور کہا ہے کہ وہ اس میں قطعی ملوث نہیں ہے۔

اینگلو اردو ہائی اسکول جلگاؤں میں

کرافٹ میلہ کا شاندار انعقاد

جلگاؤں: 03 فروری (عبدالوحید جنیدی) انجمن تعلیم المسلمین کے زیر انصرام اینگلو اردو ہائی اسکول جلگاؤں میں کرافٹ میلہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس پروگرام میں اسکول ہٰذا میں زیر تربیت طلبہ طالبات نے اپنی جانب سے تیار کردہ روز مرہ میں استعمال میں آنے والی اشیاء اور موجودہ عصری دور میں برقی اور کم ایندھن سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کیلئے نت نئے ماڈلس پیش کیا۔ اور اس میلے کا مشاہدہ کرنے والے افراد کو حیرت زدہ کردیا۔ انجمن تعلیم المسلمین کے صدر اعجاز ملک نے فرمایا کہ طلبہ وطالبات کو تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ عام طور پر دور حاضر میں جاری تبدیلیوں کے ساتھ ہم آہنگ کرانا وقت کی اہم ضرورت ہے نیز فرمایا کہ میں پرنسپل واساتذہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بیکار اشیاء سے کارآمد اشیاء بنانا اور اس کے بہتر استعمال کیلئے طلبہ وطالبات کو اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کا موقع دیا۔ اس پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے سوپروائزر نعیم بشیر سر، مرزا عطاء الرحمن سر، مختار خان سر، رضا محمود سر، شریف خان سر، امراللہ سر، شاکر سر زاہد سر، تسلیم شاہ مس، سیمی صدف مس، شائستہ مس، وسیم ملک سر، عادل خان سر، عظیم خان سر، اسرار سر، عمران اقبال سر وسیم سید سر نے خوب محنت کیں۔

اساتذہ کی ایک روزہ تعلیمی کانفرنس کامیاب انعقاد

مستقبل کی تعلیم معیاری ہے جو بچوں کو 21 ویں صدی کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنا سیکھاتی ہے

ناندیڑ:3 فروری (ورق تازہ نیوز) مستقبل کی تعلیم معیاری تعلیم ہے جو بچوں کو 21 ویں صدی کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے پر مجبور کرتی ہے اور 31 مارچ تک، اساتذہ اور صدر مدرسین جو کلاس یا اسکول کو 100 فیصد اثر اندازی کے معیار پر پورا اتریں گے۔ ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹیو آفیسر مینل کرنوال نے زور دے کر کہا کہ جو اساتذہ اور اسکول یکم مئی تک پورے اسکول اور 15 اگست تک پورے اسکول کو یوم آزادی کے موقع پر اعزاز سے نوازیں گے۔ ضلع کے ضلع پریشد اسکولوں کے 825 اساتذہ کی ایک تعلیمی کانفرنس آج 3 فروری بروز ہفتہ شنکراؤ چوہان آڈیٹوریم، ناندیڑ میں منعقد ہوئی، اس موقع پر مخاطب تھیں۔ اپنے خطاب میں موصوفہ نے اساتذہ کو یقین دلایا کہ وہ اسی ضلع کے رہنے والے ہیں۔ ہر ایک کو سوچنا چاہیے اور اس سوچ کو عملی جامہ پہنانا چاہیے تاکہ ہمارے ضلع کے بچے مزید قابل بنیں۔ اس موقع پر انہوں نے نندوربار ضلع میں رائج تعلیمی تجربات کے بارے میں یہ کہتے ہوئے جانکاری دی کہ ہمیں اپنے طلباء اور اپنے اسکول کے ساتھ پابند رہنا چاہئے اور طلباء کی صلاحیتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے لئے نت نئے تجربات کرنے چاہئیں۔

ہم ملکی سطح پر کیے گئے کام کی یہ مثال پیش کریں گے۔ آیئے اس نئے آئیڈیل کو قومی ثبوت بنائیں۔ نندربار میں 15 سے 20 اساتذہ نے کام کیا اور اس اقدام کو ریاستی سطح پر درجہ دیا گیا۔ چیف ایگزیکٹیو آفیسر مینل کرنوال نے امید ظاہر کی کہ سخت محنت اور عمل ضرور کامیابی کا باعث بنے گا اور ضلع ناندیڑ کے تمام اساتذہ کوشش کریں گے۔ اسٹیج پر پرائمری کے ایجوکیشن آفیسر ڈاکٹر۔ سویتا برج، ثانوی پرشانت دیگراسکر کے ایجوکیشن آفیسر، النے کی اہم موجودگی تھی۔ پروگرام کا تعارف ڈاکٹر۔ سویتا برج نے کیا۔ پرشانت دیگراسکر، ایجوکیشن آفیسر، سیکنڈری، نے ASAR رپورٹ میں ناندیڑ ضلع کی پوزیشن پر ایک پریزنٹیشن دی۔ اس موقع پر کوالٹی ڈیولپمنٹ کے اسٹیٹ انسٹرومینٹل پرسن نیلیش گھوگے نے اساتذہ سے بات چیت کی۔ ایک دن تک جاری رہنے والے اس سیمینار میں کچھ اساتذہ نے اپنے اسکول میں لاگو ہونے والے کوالٹی ڈویلپمنٹ پروگرام کے مستقبل اور قانونی تعلیم میں نئے تجربات کو پیش کیا۔ اس پر تبصرہ کیا کہ طالب علموں کو کس طرح مثبت جواب مل رہا ہے۔ اساتذہ نے رائے کا اظہار کیا کہ پیشین گوئی کی تربیت یقیناً بچوں کے لیے مفید ثابت ہوگی۔ اساتذہ کے سوالات کے جوابات نیلیش گھگے اور خود اساتذہ میں موجود سہولت کاروں نے دیے، خیالات کے تبادلے کا یہ سیشن اہم رہا۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر صاحب نے کی۔ ولاس دھاولے نے کیا۔ پروگرام کی کامیابی کے لیے ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر بندو اڈورکر، سیکنڈری ایجوکیشن ڈپٹی آفیسر پنچانگے، ایجوکیشن ایکسٹینشن آفیسر شیواجی نانگواڈے وغیرہ نے سخت محنت کی۔

ایڈوکیٹ ایوب الدین جاگیردار مسلم ایڈوکیٹ فورم کے صدر منتخب

نائب صدر محمد شاہد، سیکریٹری سید ساجد، جوائنٹ سیکریٹری ایڈوکیٹ واحد احمد، خازن جاوید پٹھان اور اسپیشل اسسٹنٹ کی حیثیت سے سید مجاہد منتخب

ناندیڑ:3رفروری (نامہ نگار) بتاریخ 3رفروری 2024ء بروز سنیچر کو ناندیڑ سیشن کورٹ کے مسلم وکلاء حضرات کی ایک نشست مسلم ایڈوکیٹ فورم کے سرپرست ایڈوکیٹ ایم زیڈ صدیقی صاحب نے سال 26-2024 دو سالہ معیاد کے لیے مسلم ایڈوکیٹ فورم کی کمیٹی تشکیل دینے کے لیے طلب کی تھی۔ اس نشست میں ناندیڑ کورٹ کے تمام سینئر و جونیئر وکلاء حضرات موجود تھے۔ تمام وکلاء حضرات کی موجودگی میں مسلم ایڈوکیٹ فورم کی صدارت پر ایڈوکیٹ ایوب الدین جاگیردار کا نام پیش کیا گیا اور تمام حاضر وکلاء حضرات نے اس کی تائید کی اور مسلم ایڈوکیٹ فورم کی صدارت پر ایڈوکیٹ ایوب الدین جاگیردار کو منتخب کیا۔ اسی کے ساتھ نائب صدر کے لیے ایڈوکیٹ محمد شاہد اور سیکریٹری کے لیے سید ساجد، جوائنٹ سیکریٹری ایڈوکیٹ واحد احمد اور خازن کی حیثیت سے ایڈوکیٹ جاوید پٹھان اور اسپیشل اسسٹنٹ ایڈوکیٹ سید مجاہد کو منتخب کیا۔ کمیٹی کے ایگزیکٹیو ممبران کے طور پر ایڈوکیٹ شیخ رؤف الدین، ایڈوکیٹ شفیع الدین، ایڈوکیٹ سید ذکی الدین، ایڈوکیٹ ارشد نائیک، ایڈوکیٹ فیض خان، ایڈوکیٹ مجاہد حسین کے علاوہ خواتین کی نمائندگی کے لیے لیڈیز ری پریزنٹیٹو ایڈوکیٹ لبنیٰ فرحین و دیگر کو منتخب کیا گیا۔ اس میٹنگ میں کثیر تعداد میں ناندیڑ کے تمام مسلم وکلاء حضرات موجود تھے اور تمام حاضرین نے فورم کے تمام عہدیداران و ممبران کو مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر ایڈوکیٹ ایوب الدین جاگیردار نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مسلم ایڈوکیٹ فورم نے گزشتہ 35 سالوں سے ناندیڑ ضلع کی سطح پر بے گناہ مسلم لوگوں کو جھوٹے مقدمات میں ملوث کرنے کے خلاف عدالتی کارروائی میں نمائندگی کرتے ہوئے کئی بے قصور لوگوں کو بچایا ہے۔ اس کے علاوہ فورم نے مسلم میاں و بیوی کے باہمی مسائل کو عدالت میں دائر ہونے سے پہلے افہام و تفہیم کے ذریعے حل کیا اور کئی گھروں کو تباہ ہونے اور بکھرنے سے بچایا ہے۔ ان شاء اللہ مسلم ایڈوکیٹ فورم مستقبل میں بھی بے گناہ مسلم لوگوں کے لیے کام کرتا رہے گا۔ آج منعقدہ مسلم ایڈوکیٹ فورم کی نشست میں سینئر ایڈوکیٹ ایم زیڈ صدیقی کے علاوہ ایڈوکیٹ عبدالرحمن صدیقی، ایڈوکیٹ محمد منیر الدین، ایڈوکیٹ شیخ ضیاء الدین، ایڈوکیٹ ایم اے غنی، ایڈوکیٹ عبدالرزاق، ایڈوکیٹ اریب الدین، ایڈوکیٹ ظہیر الدین، ایڈوکیٹ ایس ایم چاؤش، ایڈوکیٹ شفاعت اللہ پٹھان، ایڈوکیٹ ارشاد، ایڈوکیٹ معین الدین، ایڈوکیٹ سجاد، ایڈوکیٹ سید اشفاق، ایڈوکیٹ شیخ شکیل، ایڈوکیٹ شیخ کریم، ایڈوکیٹ شیخ جمیل، ایڈوکیٹ شیخ رشید پٹیل، ایڈوکیٹ شیخ عامر، ایڈوکیٹ عمران پٹھان، ایڈوکیٹ محمد سلام، ایڈوکیٹ بلال، ایڈوکیٹ فاروقی، ایڈوکیٹ ذکی، ایڈوکیٹ ہاشمی، ایڈوکیٹ چاند پاشاہ، ایڈوکیٹ نعیم پٹھان، ایڈوکیٹ طہور خان، ایڈوکیٹ الطاف احمد، ایڈوکیٹ شیخ محمود، ایڈوکیٹ ادریس قادری، ایڈوکیٹ گیگانی، ایڈوکیٹ مبشر پٹھان، ایڈوکیٹ سراج، ایڈوکیٹ عظیم صدیقی، ایڈوکیٹ قریشی، ایڈوکیٹ فصیح الدین، ایڈوکیٹ شوکت قاضی، ایڈوکیٹ عمران، ایڈوکیٹ مکرم، ایڈوکیٹ مشیر خان، ایڈوکیٹ ضمیر چاؤش، ایڈوکیٹ شفیع، ایڈوکیٹ زبیر، ایڈوکیٹ یوسف زئی، ایڈوکیٹ حبیب، ایڈوکیٹ پٹیل، ایڈوکیٹ اکبر، ایڈوکیٹ ساجد، ایڈوکیٹ راشد، ایڈوکیٹ خواجہ، ایڈوکیٹ روشن کے علاوہ دیگر وکلاء حضرات کثیر تعداد میں موجود تھے۔

رتھ 4.0 کمپیوٹنگ سسٹم اپ ڈیٹ جاری

ناندیڑ:3 فروری (ورق تازہ نیوز) سارتھی سسٹم 4.0 سرور کا تکنیکی کام جلد مکمل ہو جائے گا اور اس کے بعد درخواست دہندگان کے لیے سارتھی سسٹم کے ذریعے درخواست دینا آسان ہو جائے گا۔ محکمہ ٹرانسپورٹ نے ناندیڑ ضلع کے تمام شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کا نوٹس لیں اور محکمہ کے ساتھ تعاون کریں۔ شہریوں سے لازمی ہے کہ وہ محکمہ ٹرانسپورٹ کے سارتھی 4.0 سسٹم پر لائسنس اور لائسنس سے متعلق دیگر تمام سرگرمیوں کے لیے درخواست دیں اور سرکاری فیس ادا کریں۔ لیکن پچھلے دو دنوں سے سارتھی 4.0 سسٹم کے سرور میں تکنیکی خرابی کی وجہ سے اس کی دیکھ بھال/مرمت کا کام نیشنل نوٹیفکیشن سینٹر کے ذریعے جاری ہے۔ اس لیے محکمہ ٹرانسپورٹ کا کمپیوٹرائزڈ سارتھی 4.0 سسٹم آہستہ آہستہ چل رہا ہے۔ اس کی وجہ سے درخواست دہندگان کو کچھ درخواستوں اور متعلقہ سرکاری فیس کی ادائیگی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، ریجنل ٹرانسپورٹ آفیسر شیلیش کامت نے ایک پریس ریلیز کے ذریعے یہ اطلاع دی۔

شوقیہ فوٹوگرافروں کے لیے "ناندیڑ پر کلک کریں" تصویری مقابلہ

ناندیڑ:3 فروری (ورق تازہ نیوز) "مہا سنسکرت مہوتسو" کا انعقاد 16 سے 18 فروری 2024 تک کیا گیا ہے جس کا مقصد ریاست کے مختلف خطوں کی ثقافت کو "آزادی میلے کے امرت" کی مناسبت سے بانٹنا ہے۔ اس کا جواز پیش کرنے کے لیے، فیسٹیول کے ایک حصے کے طور پر، ناندیڑ ضلع میں مختلف حیاتیاتی تنوع، سیاحتی مقامات، جانوروں اور پرندوں، جنگلاتی وسائل، آبشاروں، ندیوں، مجسموں، تاریخی مقامات وغیرہ کی عکاسی کے لیے "کلک ناندیڑ" تصویری مقابلے کا انعقاد کیا گیا ہے۔ فوٹوگرافی کے مقابلے میں درج ذیل مضامین دیے گئے ہیں۔ اس میں فطرت، جانوروں اور پرندوں، تعلیم، آرٹ، فن تعمیر، طرز زندگی، کھیل، سیاحت، فوڈ کلچر، حیاتیاتی تنوع، روایت، ثقافت سے متعلق تصاویر شامل ہونی چاہئیں۔ یہ تصاویر جنوری 2023 سے 12 فروری 2024 کی درمیانی شب لی جانی چاہئیں۔ اس کے لیے درج ذیل اصول و ضوابط وضع کیے گئے ہیں۔ تصویر ناندیڑ ضلع کی ہونی چاہیے۔ زیادہ سے زیادہ MB10 اور کم از کم MB03 فی IMAGE کی تصاویر قبول کی جائیں گی۔ مقابلہ کرنے والے اپنی تصاویر clicknanded@gmail.com پر بھیجیں۔ ہر تصویر کے ساتھ تصویر کے بارے میں معلومات کو مراٹھی زبان میں یونیکوڈ فونٹ میں دو سے تین جملوں میں ٹائپ کرنا چاہیے۔ ایک فوٹوگرافر مقابلے میں دیے گئے مضمون کے لیے کل 10 تصاویر جمع کرا سکتا ہے۔ اگر منتظمین کی طرف سے درخواست کی جائے تو مقابلہ کرنے والوں کو اصل تھیم سے مماثل اپنی اصل ڈیجیٹل تصاویر جمع کرانی ہوں گی۔ مقابلے کے لیے صرف جنوری 2023 سے لے کر تصویری مقابلے کے داخلے کی آخری تاریخ تک لی گئی تصاویر پر غور کیا جائے گا۔ دھندلی تصویریں قبول نہیں کی جائیں گی۔ مقابلہ کرنے والے DSLR اور موبائل فوٹوگرافی دونوں فارمیٹس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ ڈرون کے ذریعے لی گئی تصاویر قبول نہیں کی جائیں گی۔ تصویر ایک اعلیٰ ریزولیوشن JPG JPEG یا PNG PNG ہونی چاہیے۔ تصویر پر کوئی لوگو، واٹر مارک، کاپی رائٹ کا نشان، شناختی نشان یا کوئی اور نظر آنے والا معاملہ نہیں رکھا جا سکتا ہے۔ بنیادی ترمیم بشمول رنگ، کنٹراسٹ، برائٹنس ایڈجسٹمنٹ اور تصویر (تصاویر) کی کٹائی قابل قبول ہے، لیکن ایسی کوئی بھی ترمیم تصویر کی صداقت اور/ یا حقیقت کو متاثر نہیں کرتی ہے۔ مقابلہ تمام عمر کے فوٹوگرافی کے شوقین افراد کے لیے کھلا ہے۔ ضلع انتظامیہ ناندیڑ کو مقابلہ اور اس کے تھیم کے سلسلے میں جمع کرائی گئی تصاویر کو مستقبل میں متعلقہ پروموشنل مقاصد کے لیے استعمال اور ڈسپلے کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ اس سلسلے میں مستقبل میں مدمقابل سے کوئی مالی یا مالیاتی مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔ فوٹوگرافروں اور فنکاروں کا ایک ماہر پینل تخلیقی صلاحیتوں، تکنیکی معیار، کمپوزیشن اور تھیم کے ساتھ صف بندی کی بنیاد پر انتخاب کرے گا۔ منتخب جیتنے والوں کو ضلعی انتظامیہ کے ذریعہ انتخاب کے بارے میں براہ راست آگاہ کیا جائے گا۔ ہر مضمون سے ایک جیتنے والے کو ضلعی انتظامیہ کی طرف سے انعام دیا جائے گا۔ مقابلہ تمام عمر کے گروپوں کے لیے کھلا ہے۔ آرگنائزر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی بھی اندراج کو نامناسب سمجھے یا مقابلہ کے بیان کردہ قواعد کی تعمیل میں نا اہل قرار دے سکے۔ اگر مقابلہ کرنے والے کی عمر 18 سال سے کم ہے تو یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ والدین کے دستخط ان کے آدھار کارڈ نمبر کے ساتھ مذکورہ درخواست فارم پر درج کریں۔ تصویر کا اصل کاپی رائٹ تصویر کے مدمقابل کا ہے، اور فوٹوگرافر کو متعلقہ تصویر کو کہیں اور استعمال کرنے کی اجازت ہوگی۔ تصاویر بھیجنے کی آخری تاریخ 12 فروری 2024 ہوگی۔ امتحان کے نتائج سے متعلق تمام حقوق سلیکشن کمیٹی اور ضلعی انتظامیہ کے پاس محفوظ ہوں گے۔ تمام حصہ لینے والے تصویری مقابلہ کرنے والوں کو شرکت کا ای سرٹیفکیٹ ملے گا۔

سابق وزیر فاروق پاشاہ آمدار چشک ٹورنامنٹ کا شاندار افتتاح

ناندیڑ:3رفروری (نامہ نگار) کرکٹ جیسے بیرونی کھیل مقابلے صحت مند جسم اور سماجی اتحاد کے لیے مفید ہیں۔ ان خیالات کا اظہار ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ شری کرشن کوکاٹے نے کیا۔ سری گرو گووند سنگھ جی اسٹیڈیم میں فاروق احمد متر منڈل کی جانب سے منعقدہ سابق وزیر فاروق پاشاہ کی یاد میں آمدار چشک کرکٹ ٹورنامنٹ کا افتتاح ناندیڑ ڈسٹرکٹ کرکٹ ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر و سابق وزیر مادھو راؤ کنہالکر کے ہاتھوں کیا گیا۔ اس موقع پر ضلع کلکٹر ابھیجیت راوت، ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ سری کرشن کوکاٹے، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار، سابق وزیر فاروق پاشاہ کے دونوں فرزند فیصل پاشاہ معیز پاشاہ، ناندیڑ ڈسٹرکٹ کرکٹ ایسوسی ایشن کے سکریٹری اور سابق کارپوریٹر پروفیسر نند ولکلرنی، سابق میئر اجے بسین، ناندیڑ وارتا کے ایڈوکیٹ کامریڈ پردیپ ناگاپورکر، ونچیت بہوجن آگھاڑی کے نائب صدر گووند دلوی، شہر صدر ایوب خان، وٹھل گائیکواڑ وغیرہ موجود تھے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ضلع سپرنٹنڈنٹ شری کرشن کوکاٹے نے کہا کہ کھیلوں کے مقابلے جسمانی، ذہنی اور سماجی صحت میں توازن پیدا کرنے کا کام کرتے ہیں۔ نوجوان نسل میں سپورٹس مین شپ کو فروغ دینے سے پولیس کے نظام پر دباؤ کم کرنے میں مدد ملے گی۔ اس موقع پر انہوں نے اس بات کی بھی تعریف کی کہ فاروق احمد متر منڈل کا یہ اقدام قابل ستائش ہے۔ فاروق پاشاہ ناندیڑ سے تین بار رکن اسمبلی منتخب ہوئے۔ رکن قانون ساز کونسل، ڈپٹی اسپیکر، سابق وزیر ہونے کے باوجود آج کی نسل ان کے کام کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی۔ کلکٹر ابھیجیت راوت نے کہا کہ کرکٹ جیسے مقابلوں کے ذریعے نوجوانوں میں نظم و ضبط، عزم اور استقامت پیدا ہوتی ہے۔ امید ہے کہ اس قسم کے مقابلوں سے نظم و ضبط پر مبنی معاشرہ تشکیل دینے میں مدد ملے گی۔ ناندیڑ ڈسٹرکٹ کرکٹ ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر و سابق وزیر مادھو راؤ کنہالکر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں میں سنجیدہ قیادت بہت کم دیکھنے کو ملتی ہے،

دوسرے ٹیسٹ میں بمراہ نے انگلینڈ کو کیا پست، ہندوستان کو پہلی انگ میں 143 رنوں کی سبقت

ہندوستان اور انگلینڈ کے درمیان کھیلا جانے والے دوسرے ٹیسٹ میچ پر ہندوستانی ٹیم کی گرفت مضبوط ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ ہندوستان کے ذریعہ بنائے گئے 396 رنوں کے جواب میں پوری انگلش ٹیم 253 رن بنا کر ا?و?ٹ ہو گئی۔ اس طرح ہندوستان کو پہلی انگ میں 143 رنوں کی سبقت مل گئی۔ بلے بازی کے لیے معاون نظر ا? رہی پچ پر انگلش ٹیم کو کم اسکور پر روکنے کا کام ہندوستانی تیز گیند باز جسپریت بمراہ نے کیا۔ انھوں نے 6 اہم کھلاڑیوں کو پویلین کا راستہ دکھایا اور بتا دیا کہ اسپن کے لیے مددگار پچ پر بھی وہ کتنا خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ ا?ج جب ہندوستان کی بلے بازی کل کے اسکور 6 وکٹ کے نقصان پر 336 رن سے ا?گے شروع ہوئی تو یشسوی جیسوال اور ا?راشون اچھے انداز میں انگ کو ا?گے بڑھا رہے تھے، لیکن اینڈرسن نے اشون (37 گیندوں میں 20 رن) کو وکٹ کے پیچھے کیچ ا?و?ٹ کراتے ہوئے انگلینڈ کو اہم کامیابی دلائی۔ اس کے بعد یشسوی جیسوال نے اپنی ڈبل سنچری مکمل اور پھر 209 رن کے ذاتی اسکور پر اینڈرسن کا ہی شکار بن گئے۔ اپنی اس شاندار انگ میں یشسوی نے 7 چھکے اور 19 چوکے لگائے۔ بعد کے بلے بازوں میں بمراہ نے 9 رن، مکیش کمار نے صفر اور کلدیپ یادو نے ناٹ ا?و?ٹ 8 رن بنائے۔ ا?ج ہندوستان کے جو 4 وکٹ گرے ان میں سے 2 وکٹ اینڈرسن نے حاصل کیے اور 1-1 وکٹ ریحان احمد اور شعیب بشیر کے حصے میں گئے۔ پہلی انگ میں مجموعی طور پر ان تینوں ہی گیند بازوں کو 3-3 وکٹ حاصل ہوئے۔ ایک وکٹ ہارٹلی کے حصے میں ا?یا۔ انگلش ٹیم کی شروعات ایک بار پھر تیز طرار اور اچھی رہی، لیکن بعد کے بلے باز جم کر نہیں کھیل پائے۔ پہلا وکٹ بین ڈکیٹ (17 گیندوں پر 21 رن) کی شکل میں 59 رن پر گرا اور پھر دوسرا زیک کراو?لی (78 گیندوں پر 76 رن) کی شکل میں 114 پر گرا۔ اس کے بعد کوئی بڑی شراکت داری دیکھنے کو نہیں ملی۔ جو روٹ 5 رن، اولی پوپ 23 رن، جانی بیرسٹو 25 رن، بین فوکس 6 رن اور ریحان احمد 6 رن بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ بین اسٹوکس نے 47 رن ضرور بنائے، لیکن ان کا ساتھ کسی نے نہیں دیا۔ ہارٹلی نے 21 رن، جیمس انڈرسن نے 6 رن اور شعیب بشیر نے ناٹ ا?و?ٹ 8 رن کا تعاون کیا۔ پوری انگلش ٹیم 253 رن بنا کر ا?و?ٹ ہو گئی اور ہندوستانی ٹیم کو پہلی انگ میں 143 رنوں کی سبقت حاصل ہو گئی۔ اسپن گیند بازوں کے لیے مددگار تصور کیے جا رہے پچ پر ہندوستان کی جانب سے سب سے زیادہ خطرناک جسپریت بمراہ ثابت ہوئے۔ انھوں نے 15.5 اوورس میں ہی 45 رن دے کر 6 کھلاڑیوں کو پویلین لوٹا دیا۔ بمراہ نے روٹ، پوپ، بیرسٹو، اسٹوکس، ہارٹلی اور اینڈرسن کا وکٹ اپنے نام کیا۔ 3 وکٹ کلدیپ یادو (17 اوورس میں 71 رن) نے لیے اور ایک وکٹ اکشر پٹیل (4 اوورس میں 24 رن) کے حصے میں ا?یا۔ مکیش کمار مہنگے ثابت ہوئے جنھوں نے 7 اوورس میں 44 رن دیے اور کوئی وکٹ حاصل نہیں کیا۔ روی چندرن اشون کو بھی کوئی وکٹ نہیں ملا جنھوں نے 12 اوورس میں 61 رن دیے۔

بی جے پی ایم ایل اے گنپت گائیکواڑ کے وزیر اعلیٰ پر الزامات سنگین، شندے استعفیٰ دیں: نانا پٹولے

ریاست میں شندے-فڈنویس-پوار حکومت کا غنڈہ راج، لا اینڈ آرڈر تباہ، محکمہ پولیس پر بھاری دباؤ

ممبئی: مہاراشٹر میں قانون کی حکمرانی اب برائے نام بھی نہیں رہی۔ ریاست میں امن و امان مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ حکمراں پارٹی کے ایم ایل ایز کی جانب سے پولیس اسٹیشن میں بار بار فائرنگ کرنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ مہاراشٹر میں جنگل راج آ چکا ہے۔ وزیر اعلیٰ، نائب وزیر اعلیٰ، وزیر داخلہ پولیس پر بہت زیادہ دباؤ ڈال رہے ہیں اور انہیں قانون کے مطابق کام نہیں کرنے دیا جا رہا ہے۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کے خلاف بی جے پی ایم ایل اے گنپت گائیکواڑ کے الزامات بہت سنگین ہیں۔ اس لیے اگر وزیر اعلیٰ میں تھوڑی سی بھی اخلاقیات باقی ہے تو وہ فوری طور پر اپنے عہدے سے مستعفی ہو جائیں۔ کانگریس کے ریاستی صدر نانا پٹولے نے حکمراں پارٹی کے ایم ایل اے کو الہاس نگر پولس اسٹیشن میں گولی مار کر زخمی کرنے کے معاملے میں حکومت پر سخت تنقید کی ہے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی الہاس نگر میں پیش آنے والے واقعے کی سخت مذمت کرتی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ایم ایل اے گنپت گائیکواڑ کے معاملے میں شندے-بی جے پی حکومت کیا کارروائی کرتی ہے۔ کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ اس معاملے نے بی جے پی کو بے نقاب کر دیا ہے۔ تھانے میں گولی چلانے کی جسارت ظاہر کرتی ہے کہ کس طرح اقتدار کا نشہ بی جے پی لیڈروں پر سوار ہو چکا ہے۔ آخر یہ کیسا رام راجیہ ہے؟ پٹولے نے کہا کہ حکمراں پارٹی کی طرف سے ریاستی پولیس پر زبردست دباؤ؟ ہے۔ سینئر آئی پی ایس افسران میں خوف و ہراس ہے۔ اگر حکمراں پارٹی کے ایم ایل اے کی بات نہیں مانی جاتی ہے تو ان کا فوری تبادلہ کر دیا جاتا ہے۔ ان پر دباؤ؟ ڈالا جاتا ہے کہ وہ قانون کے دائرے میں رہ کر کام نہ کریں۔ مہاراشٹر میں پہلے کبھی ایسی صورتحال نہیں تھی۔ ریاست میں امن و امان کی صورتحال مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے۔ ایسے میں مہایوتی حکومت کو فوراً برخاست کر دیا جانا چاہیے۔ نانا پٹولے نے کہا کہ اس سے پہلے گنیش اتسو کے دوران حکمراں پارٹی کے ایم ایل اے سدا سراونکر نے کھلے عام فائرنگ کی تھی لیکن ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ بلکہ حکومت نے انہیں پربھادیوی کے سدھی ونائک مندر ٹرسٹ کا چیئرمین بنا دیا۔ پونے کے بی جے پی ایم ایل اے سنیل کامبلے نے پولیس سے مار پیٹ کی۔ حکمراں جماعت کے ایم ایل اے کا کہنا ہے کہ پولیس ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، کیونکہ ہمارے باس 'ساگر' بنگلے میں بیٹھے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ساگر بنگلے میں بیٹھا باس مجرموں کے باپ بن گئے ہیں؟ حکمراں پارٹی کا ایک ایم ایل اے کابینہ میں پسماندہ طبقے کے ایک سینئر وزیر کی کمر پر لات مارنے کی بات کرتا ہے۔ یہ تمام باتیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ ریاست میں غنڈہ راج چل رہا ہے۔ عوام کے محنت کی گاڑھی کمائی لوٹی جا رہی ہے۔ پونے میں ایک پروگرام میں شری رام اور سیتا ماتا کی توہین کی گئی۔ جب این ایس یو آئی کے کارکنوں نے اس کے خلاف احتجاج کیا تو بجائے توہین کرنے والوں پر کارروائی کرنے کے این ایس یو آئی کے لوگوں کے ہی خلاف کارروائی کی گئی۔ پٹولے نے کہا کہ مہاراشٹر میں شندے-فڈنویس-پوار کا غنڈہ راج چل رہا ہے، لیکن ریاست کے عوام سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ صحیح وقت آنے پر عوام اس حکومت کو سبق ضرور سکھائیں گے۔

जा.क्रं /नांवाशमनपाक्षे.का.क्र.६./२१४८/२०२३
नांदेड वाघाळा शहरमहानगरपालिका ,नांदेड

जाहिर प्रगटन

संचिका क्र. ३२४/४०/क्षे.का.क्र.६.(सिडको)२२३-२०२४
प्रकरण.नांव परिवर्तन करणे बाबत.

या जाहिर प्रगटनच्या अधारे सर्व जनतेस कळविण्यात येते की नामदेखख पि.गणपतराव शिंदे येलूर कंधार नांदेड यांनी अर्ज सादर केला आहे की,मनपा सिडको घर क्र ११-१-४०६११०१०११८५ शेत सर्वे नं ५६ गट प्लॉट क्र १४ एकुण क्षेत्रफळ 108.00 चौ.मी ज्याचा महानगरपालिका मालमत्ता क्र ११-१- पिन ४०६११०१०११८५ श्रीमती चंद्रतकाश पि.जुगलकिशोर खिचाणी व इतर यांचे नांवे नोंद असलेली मालमत्ता अर्जदाराने दसत क्र १००८३ दि.१० -१०-२०२३ सिडको प्रशासन भोडपटटा हंस्तातरण आदेश (टी.टी ओ)० क्र सातबारा पत्रक दि..आधारे प्राप्त झालेली आहे. नोंद नांदेड वाघाळा शहर ,महानगरपालिकाच्या मालमत्ता कर आकारणी नोंदवहीत घेण्यात येत आहे.

तरी या संबधात कोणास काही अक्षेप असल्यास त्यांची हे पत्रक प्रसिध्द झाल्याच्या तारखेपासुन (१५) दिवसाच्या आत या कार्यालयात आपला लेखी आक्षेप पुराव्यासहीत दाखल करावा.नसता वरील अवधी संपल्यानंतर अर्जदाराचे नावाने वरील प्रमाणे मालमत्ता नोंद घेण्यात येईल.
चर्तुसिमा:पुर्वेसः सर्वे नं ५५ आहे ,पशिचमेसः १.००मी रुंद रोड आहे...दक्षिणेसःप्लॉट क्र ५ उत्तरेस : प्लॉट क्र १३ आहे.

क्षेत्रीय अधिकारी
क्षे.कार्यालय क्र.ड ६.(सिडको)
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका,नांदेड
दिनांक ०६-१२-२०२३

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔